REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO. P/GDP-3.

جلد ۳۱ — شمارہ ۴۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۷ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ — ۴ نبوت ۱۳۶۱ ہش — ۴ نومبر ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ نبوت (نومبر) - حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی ۔ احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں ۔

قادیان ۲ نبوت (نومبر) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔ کل مورخہ یکم نومبر کو بعد نمازِ عشاء مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس کی تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی ۔

محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ ہنوز مغربی جرمنی میں ہی قیام پذیر ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہر آن حافظ و ناصر ہو ۔ آمین ۔

★ —— مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

”ہم نے دنیا بھر کے دلوں کو محبت سے جیتنا ہے ۔ ایسا ہتھیار ہے جو کبھی ناکام نہیں ہوتا“

”احمدی نوجوان یاد رکھیں کہ انہوں نے کسی کو دکھ نہیں پہنچانا اور ہرگز کسی کی دل آزاری نہیں کرنی“

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس سے حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

ربوہ ۱۵ اخاء (اکتوبر) - مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ۳۸ واں سالانہ اجتماع آج یہاں تیسرے پہر اپنی مخصوص دینی روایات اور تسبیح و تحمید اور ذکرِ الٰہی کے روح پرور ماحول میں شروع ہوا ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے بابرکت دورِ خلافت کے پہلے اجتماع خدام کا افتتاح کرنے کے لئے تین بجکر پچاس منٹ پر مقامِ اجتماع (گھوڑ دوڑ گراؤنڈ) میں تشریف لائے ۔ پنڈال کے باہر صدر محترم محمود احمد صاحب اور مجلس عاملہ مرکزیہ نے حضور کا خیر مقدم کیا ۔ حضور کے پنڈال میں داخل ہوتے ہی تمام خدام حضور کے احترام میں کھڑے ہو گئے ۔ اور فلک شگاف نعرے لگا کر حضور کا استقبال کیا ۔ تقریبِ افتتاح کی باضابطہ کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم محمود احمد صاحب شاد نے کی ۔ بعد ازاں حضور نے تمام خدام سے ان کا عہد دوہروایا ۔ جس کے بعد مکرم غلام سرور صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پُر معارف شیریں منظوم کلام ؎

بہار آئی ہے اس وقتِ خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

ترنم سے پڑھ کر سنایا ۔

سوا چار بجے حضور ایدہ اللہ خطاب فرمانے منبر پر تشریف لائے تو فضا پھر زبردست نعروں سے گونج اٹھی ۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حال ہی میں اللہ تعالیٰ نے مجھے مسجد سپین کے تاریخی افتتاح کی سعادت بخشی ہے ۔ اور ہر جگہ اس کے فضلوں کے بے شمار رنگ بارش کے قطروں کی طرح ظاہر ہوتے دیکھے ۔ یہ دیکھ کر دل حمد سے بھر گیا ۔ اور جب دل حمد سے بھر جائے تو چھلکنے بھی لگتا ہے ۔ حضور نے فرمایا اس کیفیت میں آج ابھی جو نظم پڑھی گئی ہے اس کو سن کر میرے دل کی جو حالت ہوئی ہے وہ ناقابلِ بیان ہے ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کیسی پیاری راہ تجویز کی اور کیسی حسین شاہراہ انکساری و عاجزی کی کھول دی ہے ۔ یہی شاہراہ غلبۂ اسلام ہے جس پر چل کر فتوحات حاصل کی جائیں گی ۔ اور اسی پر چل کر خدا تعالیٰ ملتا ہے ۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار میں اتنی کشش ہے کہ کوئی صحیح فطرت انسان اس کلام کو سن کر حق قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ جو احمدی نوجوان یہ کہتے ہیں کہ انہیں دلائل یاد نہیں تبلیغ کیسے کریں، ان کو اس سے زیادہ کسی چیز کی ضرورت نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا کلام یاد کرلیں ۔ اور درویشوں کی طرح اسے بستی بستی قریہ قریہ گاتے پھریں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا اسلام کی جان محبت ہے ۔ اور دین کی حقیقت عشق ہے جو دین عشق و محبت سے خالی ہے اس کو زندہ رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ۔ فلسفہ ادیانِ عالم

(باقی دیکھئے ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا ۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں ۔

جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی تشریف لے جا سکتے ہیں اور اس طرح ہر دو روحانی اجتماعات سے مستفید ہو سکتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۴ ر نبوت ۱۳۶۱ ہش !

آفاتِ ارضی و سماوی کا نزول اور قانونِ قدرت

مادیت کی پُر فریب ملمع سازیوں میں کھویا ہوا دورِ حاضر کا انسان جس طور سے رُوحانی اور اخلاقی قدروں کو فراموش کرتا جا رہا ہے اور اس کی انتہا کو پہنچی ہوئی اس بے عملی و بے حسی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی قہری تجلیات جس رنگ میں تواتر کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہیں اُسے دیکھتے ہوئے ہر اہلِ فکر کا تشویش اور پریشانی میں مبتلا ہونا لازمی ہے۔ کچھ اسی قسم کی گہری تشویش اور فکرمندی کا اظہار روزنامہ "ہند سماچار" جالندھر مجریہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۸۲ء کی خصوصی اشاعت میں شری رمیش چندر جی نے بھی کیا ہے۔ "زوال ابھی بڑا نہیں" کے عنوان اندرون و بیرونِ ملک تمام دُنیا میں پائی جانے والی شدید بے چینی کا تجزیہ کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں :-

"لگتا ایسا ہے کہ سارے سنسار میں آج بے چینی کا بول بالا ہے اور لوگوں کے دِل سے نکلنے والی امن کی آواز بری طرح دب کر رہ گئی ہے۔ غالباً ہم تیزی سے قیامت کی طرف گامزن ہوتے جا رہے ہیں۔ کچھ ایسی پیشگوئیاں بھی ہوئی ہیں جن میں یہ کہا گیا ہے کہ ہم کل جُگ کے آخری مرحلہ میں سے گذر رہے ہیں اور اب ست جُگ آنے والا ہے۔ ویسے تو ایشور کی مایا کو کوئی جانتا نہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ پیشگوئیاں ٹھیک ہی ہوں۔ کیونکہ کسی بھی انتہا کے بعد ابتدا ہُوا کرتی ہے۔ چنانچہ بہت ممکن ہے کہ یہ سب پاپ، تشدد، خوف و ہراس اور مظالم کی انتہا ایک روشن مستقبل کا ہی پیش خیمہ ہو۔"

اس میں شک نہیں کہ شریمد بھگوت گیتا اور پوتر قرآن کے مطابق اخلاقی و رُوحانی قدروں کی پامالی کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والی ایسی ہی گھٹا ٹوپ تاریکی میں اللہ تعالیٰ اپنے کسی رشی، مُنی یا اوتار کو بھیجتا ہے جو اپنی پاک تعلیم، بہترین عملی نمونہ اور قوتِ قدسیہ کے ذریعہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو دوبارہ راہِ راست پر لاتے ہیں اور یوں کل جُگ کو ست جُگ میں بدل کر دُنیا میں ایک عظیم الشان رُوحانی انقلاب پیدا کر دیتے ہیں۔

قرآن حکیم جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والا ایک مکمل، دائمی اور عالمگیر ضابطۂ حیات ہے، کی آیات وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (سورہ فاطر ع۳) اور وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا (سورہ نحل ع۵) کے مطابق جب اور جہاں کہیں اس قسم کے فکر انگیز حالات رُونما ہوئے اللہ تعالیٰ نے گم کردہ راہ مخلوق کی رشد و ہدایت کے لئے اپنا فرستادہ مبعوث فرمایا حتیٰ کہ فرمانِ الٰہی وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (الاسراء : ۱۵) کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس وقت تک کسی قوم کو عذابِ شدید میں مبتلا نہیں کیا جب تک کہ اس نے اپنا رسول مبعوث کر کے اس قوم پر اتمامِ حجت نہیں کر دی۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی یہ سُنّتِ جاریہ ہے جس کا اظہار اس نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید اور دُوسرے صحفِ مقدسہ میں جا بجا واشگاف الفاظ میں کیا ہے۔ اور دُوسری طرف شری رمیش کے بقول آج سارے سنسار میں بے چینی، بدامنی، پاپ، تشدد، خوف و ہراس اور مظالم کی انتہا ہو چکی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ اس تشویشناک صورتِ حال کا تجزیہ کرتے وقت اس کے پس پردہ کام کر رہے قدرت کے اس ازلی و ابدی قانون کو بھی ذہن میں رکھتے۔ اور اگر ایسا ہوتا تو ہمیں یقین ہے کہ مامورِ وقت کی یہ پُرشوکت آواز اصل حقیقت تک پہنچنے میں ضرور اُن کی راہنمائی کرتی کہ :-

"پہلے زمانوں میں بھی نادان لوگوں نے ہر ایک نبی کو منحوس قدم سمجھا ہے۔ اور اپنی شامت اعمال اُن پر تھاپ دی ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے نبی عذاب کو نہیں لاتا بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمامِ حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے۔ اور اس کے قائم کرنے کے لئے ضرورت پیدا کرتا ہے۔ اور سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔" (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۸-۹)

خورشید احمد انور

نہ ہو نفرت کسی سے، نیک فطرت ہے، ہو دمسازی !

مبارک صد مبارک! جن کو ملتی ہے سرفرازی — ہوئی ہے جن کو طاقت پروازِ شہبازی
عمل سے امن کا پرچار کرتے ہیں زمانے میں — غریبوں کی فلاح کے واسطے کرتے ہیں سر بازی
سرِ تسلیم خم کرتے ہیں حق کے سامنے مومن — وہ اک ہی جام میں پیتے ہیں ہندی ہوں کہ شیرازی
بظاہر عاجزانہ سطحِ ارضی پر وہ پھرتے ہیں! — مگر رکھتے ہیں رُوحانی فضا میں شوقِ پروازی
مثال اُن کی خدا نے دی ہے مریم بنتِ عمران سے — وہی اکرم ہیں جو اتقیٰ ہوں، کوئی ترک یا تازی
نگاہِ ایزدی میں بس وہی مریم جمیلہ ہے — کہ جس کی سیرتِ پاکیزہ کی ہو شانِ اعجازی
"خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے" — وہ خائب ہیں کہ جن کے سینے میں سدا بیہودہ طنّازی
محبت اپنے موطن کی بلاشک جزوِ ایماں ہے — یہی ہے روحِ محمودی اسی میں شانِ ایازی
نہیں ممکن کہ حاصل ہو فلاح ان سادہ لوحوں کو — کہ جو دن رات کرتے ہیں فساد و فتنہ پردازی
بھلا وہ لوگ کیسے کامراں ہوں گے زمانے میں — کہ جن کا مشغلہ ہے بدزبانی و دغا بازی
نہیں کیا فائدہ ہے پھر مسیحا کو بلانے کا — کہ جن کی شمع تاریک میں سدا رہتی ہے ناسازی
بروزِ حشر کام آئیں گی جو کچھ نیکیاں ہوں گی — نہ دے گی فائدہ کچھ دولت و ثروت نہ تن سازی
ارے غافل! ذرا کچھ ہوش میں آ فکرِ فردا کر! — ترے حالات کہتے ہیں ترے مرنے کی غمازی
بنی آدم کی خدمت کر اگر کچھ مرتبہ چاہے — سبق یہ دے گئے ہیں بوعلی و حضرتِ رازی

سلامت ہوں مرے آقا کہ اُن کا تازہ فرماں ہے
نہ ہو نفرت کسی سے، نیک فطرت ہے ہو دمسازی

مُحتاجِ دُعا۔ خاکسار عبدالرحیم راٹھور

نوٹ :- یہ نظم حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کے وصال سے صرف چند روز قبل منظوم ہوئی تھی ——— (اِدارہ)

مُبارک افتتاح

اِک نئی خوش آفریں پُر نور صبح کا پیام — اہلِ اندلس کو مبارک ہو بشارت کا نظام
لَا اِلٰہَ کی پیاری سحر کی آواز سے — اب دُور ہو گا ظلمتوں کے دور کا بھی اختتام
ہاں! غلامانِ مسیح کے ساتھ ہے فتح و ظفر — رہ گئے ہیں خاک میں دشمن کے منصوبے تمام
خود پجاری توڑ دے گا اپنے ہاتھوں سے صنم — زورِ نور کا ہو چکا ہے اب مکمل اہتمام
بے شبہ پُر درد ناصرؔ کی دعاؤں کے طفیل — جا بجا ہونا ہے قرآں کی حکومت کا قیام
منکروں پر ہو رہی ہے روز اتمامِ دلیل — روز پورا کر رہا ہے وہ خدا اپنا کلام
کب زمیں پر پھولتا پھلتا ہے فرعونی شجر — عرش سے وہ لے رہا ہے ظلم کا خود انتقام
قلبِ مومن کو ہے بخشی دولتِ ایماں یقیں! — برکتوں ہی برکتوں والا خلافت کا نظام
دے گیا اندلس کو پھر کھویا ہوا جاہ و جلال — جیدرشادی وہ طاہر قابلِ صد احترام

اس مبارک افتتاح پر ہے بہت ہی شادماں
نغمہ خواں ذاکرؔ محمدؐ کے غلاموں کا غلام

بشیر احمد ذاکر۔ شیر زنشا۔ کشمیر

اخبار بدر کی توسیع اشاعت آپ کا قومی فریضہ ہے

خطبہ جمعہ

عزّت سب کی سب اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

جب تک انسان اپنی عاجزی اور خدا تعالیٰ کی خشیت کے مقام کو نہ چھوڑے اللہ کی نگاہ میں اسکے لئے عزّت ہے

عزّت خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کے نتیجہ میں انسان کو ملتی ہے

جماعتِ احمدیہ کے قیام کا ایک مقصد اِنسان کے شرف کا قیام ہے!!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ۔ مورخہ ۲ر شہادت ۱۳۶۱ ہش مطابق ۲ر اپریل ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-

"انسانی فطرت شرف اور عزّت کا مطالبہ کرتی ہے۔ ہر انسان یہ خواہش رکھتا ہے کہ اُسے عزّت کا مقام ملے۔ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ دوسرے اس کی عزّت کریں۔ احترام سے اس سے پیش آئیں۔ حقارت سے اُسے نہ دیکھیں۔

انسانیت اس نقطۂ نگاہ سے

دو حصّوں میں

بٹی ہوئی ہے۔ ایک حصّہ وہ ہے جو عزّت کی تلاش اپنے ربّ کریم کی نگاہ میں کرتا ہے۔ ایک حصّہ وہ ہے جو عزّت کے لئے انسانوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ دولت کو عزّت کا سرچشمہ سمجھتے ہیں۔ وہ دولتمند کے گرد گھومتے تا... جلتے ہیں کہ شاید ان کی صحبت ہیں معزز بنا دے گی۔ بعض لوگ ورثہ میں ملی ہوئی خاندانی وجاہت کو عزّت کا سبب جانتے ہیں۔ اور ایسے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں عزّت کی تلاش ہیں۔ بعض لوگ اثر و رسوخ کو عزّت کا منبع سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ دنیوی لحاظ سے اثر اور رسوخ رکھنے والے ہیں، اُن کی صُحبت میں بیٹھتے ہیں۔ اُن کے گرد گھومتے ہیں تاکہ وہ بھی ان کی وجہ سے معزز بن جائیں۔ بعض لوگ علم کو عزّت کا سرچشمہ سمجھتے ہیں۔ بڑے بڑے عالم دنیوی لحاظ سے جو گزرے، اُن کے شاگرد ہونے میں فخر سمجھتے ہیں۔ اگر ان کی زندگی میں شاگردی کا موقع انہیں ملا، یا اُن کی کتابوں کی رٹ لگائے پھرتے ہیں یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ اتنے معزز سکالر جو دُنیا میں پیدا ہُوئے ہمارا ذہنی تعلق علمی لحاظ سے ان کے ساتھ قائم ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے سب جھوٹ، اللہ کے سوا کسی اور سے عزّت نہیں مل سکتی۔ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا (النساء آیت: ۱۴۰) عزّت ساری کی ساری، ہر قسم کی، ہر رنگ کی، ہر جہت سے اللہ تعالیٰ سے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ پُوری آیت یوں ہے۔ اَلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ایسے لوگ بھی ہیں جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر اس کی نگاہ میں معزز بن گئے۔ انہیں چھوڑ کے اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہیں اور اس کی عظمتوں کو پہچانتے نہیں۔ اور اس کے دین سے دُور رہتے ہیں۔ اور اس کے احکام کو بوجھ سمجھتے ہیں، اُن کو اپنا دوست بناتے ہیں، اس لئے فرمایا کیا وہ اُن کے پاس عزّت کے خواہاں ہیں؟ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَ کیا یہ حرکتیں وہ اس لئے کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو خدا سے دُوری کی راہوں کو اختیار کرنے والے ہیں ان کی صُحبت میں رہ کے یہ دُنیا میں

عزّت پائیں گے؟

نہیں۔ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا اگر ایسا ہے تو وہ یاد رکھیں کہ عزّت سب کی سب اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ عزّت کے سب سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے۔ عزّت کے حصُول کی ساری راہیں اُس نے کھولیں۔ ان کی طرف اسی نے رہنمائی کی۔ حقیقی عزّت کی بخشش اسی دربار سے ہوتی ہے۔ یہ جو دُنیا کی عزّتیں ہیں ہمارا مشاہدہ یہ ہے، انسانی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ آج جس کو سر پر اُٹھایا کل اُسے گرانا شروع کر دیا۔ دولت کو عزّت کا سرچشمہ سمجھا، خدا تعالیٰ نے دولت چھین لی۔ وہ انسان جب کنگال ہوگیا اسی کی بے عزّتی کرنی شروع کر دی۔ جہاں سے عزّت پا رہے تھے اسی کو حقیر سمجھنا شروع کر دیا۔ اثر و رسُوخ بھی آتا ہے، جاتا ہے۔ جب آیا تو گھٹنوں کو ہاتھ لگایا۔ جب گیا تو بُوٹ کے ٹھڈے مارنے شروع کر دیئے۔

حقیقی عزّت

کہ جب تک انسان اپنی عاجزی اور فروتنی اور اللہ تعالیٰ کی خشیت کے مقام کو نہ چھوڑے (خدا تعالیٰ کی نگاہ میں) عزّت اور خدا تعالیٰ کی کائنات میں اس کے لئے عزّت ہے۔

تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فطرت کا یہ تقاضا صرف میرے دربار سے پُورا ہوتا ہے۔ یہ جو ہم نے فطرت میں رکھا، اللہ ہی نے رکھا یہ کہ انسان عزّت کا خواہاں ہو۔ قرآن کریم اسی لئے آیا۔ اور قرآن کریم نے دعویٰ بھی یہ کیا کہ میں اس لئے آیا ہُوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سُورۃ المؤمنون میں:-

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَھْوَآءَھُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْھِنَّ بَلْ اَتَیْنٰھُمْ بِذِکْرِھِمْ فَھُمْ عَنْ ذِکْرِھِمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ (آیت: ۷۲)

اور اگر حق اُن کی خواہشات کی اتباع کرتا تو سب آسمان اور زمین اور جو اُن کے اندر بستے ہیں تباہ ہو جاتے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم انسان کے پاس، اُن کے پاس، ان کی عزّت کا سامان لے کر آئے ہیں۔ اور وہ اپنی عزّت کے سامان سے اعراض کر رہے ہیں اور اپنی خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ عزّت کے سامانوں کو ٹھکرا کر کہیں اور سے وہ عزّت کو حاصل کر سکتے ہیں۔

قرآن کریم سارے کا سارا انسان کے لئے عزّت اور شرف کا سامان لے کر آیا۔ عزّت اور شرف کے متعلق اس نے تاکیدی حکم دیا۔ بڑے حسین پیرایہ میں اُس نے انسان کو بتایا کہ انسان کی عزّت کر۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جن کے متعلق فرمایا کہ اگر آپؐ نہ ہوتے تو کائنات پیدا نہ کی جاتی۔ ان کے مُنہ سے یہ اعلان کیا یعنی الفاظ یہ آئے، قُلْ اعلان کر دے اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (الکہف آیت: ۱۱۱)

اِنسان ہونے کے لحاظ سے

مُجھ میں اور تُم میں کوئی فرق نہیں۔ یہ نہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتویں آسمان

سے بھی اُوپر جو رفعت حاصل تھی وہاں سے نیچے لاکر زمینی انسان کے پاس کھڑا کرکے یہ اعلان کیا کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کہ مجھ میں اور تم میں بشر ہونے کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ بلکہ عزّت کے لحاظ سے ہر چھوٹے سے چھوٹے انسان کو اُٹھا کے اس مقام پر پہنچایا جہاں محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور پھر یہ اعلان کیا کہ مجھ میں اور تم میں عزتِ انسانی کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ اور قرآن کریم کا یہ اعلان دراصل یہ اعلان ہے کہ عزّت

خُدا تعالےٰ کے اَحکام

کی پیروی کے نتیجہ میں انسان کو ملتی ہے۔ انسان انسان میں فرق ہے لیکن ایک ایسی چیز ہے جس میں کسی انسان میں فرق نہیں۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قابلیت اور صلاحیت اور استعداد کے لحاظ سے ہر انسان سے بالا کر دیا۔ لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جو یہ صفت ہے کہ آپؐ کی ساری قابلیتیں اور استعدادیں اپنے کمال نشوونما کو پہنچیں اس کمال نشوونما تک پہنچنے میں ہر انسان آپؐ کے برابر ہے۔ یعنی جس کو جتنی طاقت اور قوت اللہ تعالیٰ نے عطا کی اگر وہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے اپنی جسمانی اور ذہنی اور اخلاقی اور رُوحانی طاقتوں کو کمال نشوونما تک پہنچا دے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پہ پہنچ گیا تا کہ آپؐ نے اپنی قوتوں کو کمال نشوونما تک پہنچایا۔ اور اس شخص نے اپنی قوتوں کو کمال نشوونما تک پہنچایا۔ اس کے باوجود اس حقیقت کو جانتے ہوئے کہ قوت اور استعداد میں فرق ہے، لیکن اس چیز میں تو فرق نہیں رہا تا کہ ہر دو نے جو بھی خدا نے طاقت اور استعداد دی تھی اس کو نشوونما کے لحاظ سے کمال تک پہنچا دیا۔ جتنا پہنچا دیا اس سے آگے جا ہی نہیں سکتا۔ خدا تعالےٰ نے اُسے طاقت ہی نہیں دی۔ اس نے ایثار اور قربانی کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے، اس نے خدا تعالیٰ کی محبت کو پانے کے لئے، اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران آیت: ۳۲) اگر

خُدا تعالےٰ کی محبّت

چاہتے ہو تو اتباعِ نبوی ضروری ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؐ کی کامل اتباع کی اور دُوسری جگہ اس کی تفصیل اور تفسیر یُوں فرمائی قرآن کریم میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کیا:-

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ (یونس آیت: ۱۶)

جو وحی میرے پر نازل ہو رہی ہے میں صرف اس کی اتباع کرتا ہُوں۔ اور انسان کو کہا اگر تُو اس چیز میں میری اتباع کرے گا کہ جو وحی محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو رہی ہے، صرف اس کی اتباع کر۔ تو جو اللہ تعالےٰ نے تجھے طاقتیں اور صلاحیتیں دی ہیں وہ کمال تک پہنچ جائیں گی۔ اور ہر شخص جب اپنی ساری صلاحیتوں کو کمال نشوونما تک پہنچا دے گا تو ہر شخص اس بات میں برابر ہو جائے گا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آپؐ نے بھی اپنی صلاحیتوں کو کمال نشوونما تک پہنچایا۔ اور ہر بڑے چھوٹے دُوسرے انسان نے جتنی جتنی طاقت اس کو تھی، اپنی طاقتوں کو کمال نشوونما تک پہنچایا۔ بشر ہونے کے لحاظ سے، بشری طاقتوں کی نشوونما کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں۔ ہر وہ شخص جو ایسا کرتا ہے وہ اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق خدا تعالیٰ کے پیار کے کمال کو حاصل کر لیتا ہے۔

جتنی جھولی خُدا نے اُسے دی

وہ بھر جاتی ہے۔ محمّد صلے اللہ علیہ وسلم کی طاقتوں کی وسعت کا ہماری عقل نہیں اندازہ کرتی، کرتی نہیں۔ بڑا ہی میں نے سوچا۔ اسی نتیجہ پہ پہنچا ہوں، علیٰ وجہ البصیرت یہ کہہ رہا ہوں آپ کو کہ

انسانی عقل

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے جو عظیم صلاحیتیں دیں، اُن کی وسعتوں کا تخیل بھی نہیں کر سکتی۔ اپنے تصور میں بھی نہیں لا سکتی۔ یہ اپنی جگہ ٹھیک۔ لیکن اس چیز میں برابری ہو گئی کہ جس کو جو مِلا اس کو کمال تک پہنچایا۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ شرفِ انسانی جو ہے اس کو، بڑے حسین رنگ میں قائم کر دیا۔

ہر انسان شریف ہے فطرتاً اپنی طاقتوں اور صلاحیتوں کے لحاظ سے۔ اس کا فرض ہے کہ ان کی نشوونما کرے اور ہر دُوسرے انسان کا فرض ہے کہ خدا تعالےٰ کے اُس بندے کا احترام کرے جو اس گروہ میں شامل ہے جس کے متعلق کہا گیا تھا

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

(الذّٰریٰت آیت: ۵۷)

مَیں نے اپنی جو صفات ہیں اُن کا رنگ، تمہاری طبیعت پر چڑھانے کے لئے تمہیں پیدا کیا۔ جس وجود کو اس لئے پیدا کیا گیا کہ

اللہ تعالےٰ کی صفات

کا رنگ اس پہ چڑھے وہ مُعزّز ہے۔ وہ قابلِ احترام ہے۔ اگر وہ غلطی کرتا ہے، انسان کا کام نہیں ہے یہ فیصلہ کرنا کہ اُس نے کیا غلطی کی، کتنی کی اور کیا سزا اس کو ملنی چاہیئے؟ انسان کو حکم ہے ہر دُوسرے انسان کی عزّت کر۔ انسان کو بشارت ہے کہ تیری فطرت میں جو یہ رکھا تھا کہ تیری عزّت اور احترام کو قائم کیا جائے۔ اس کے لئے ہم نے سامان پیدا کر دیا ہے۔ قرآن کریم نازل ہو گیا۔ قرآن کریم کے احکام پر عمل کرو گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے لگ جاؤ گے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلو گے اِس مقام پر پہنچ جاؤ گے کہ

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ (یونس آیت: ۱۶)

جب اس مقام تک پہنچ جاؤ گے یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اللہ تم سے پیار کرنے لگ جائے گا۔

اِس وقت دُنیا میں

فساد کی بڑی وجہ

یہی ہوئی ہے کہ انسان انسان سے پیار کرنا بھول گیا ہے۔ اور جماعتِ احمدیہ کے قیام کی ایک ہی غرض ہے کہ انسان کو یہ سبق یاد دلا کر کہ انسان انسان سے پیار کرنے، اس کا احترام کرنے، اس کے شرف کو قائم رکھنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ دُنیا سے فساد مٹا کر نوعِ انسانی کو محمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سائے تلے جمع کر دے۔

اللہ تعالےٰ ہم کو ان حقائق کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے، اور انسان پر خدا تعالیٰ رحم کرے۔ اور ایسے سامان پیدا کرے کہ جس گند میں آج انسانیت دھنسی ہوئی ہے۔ اس میں سے وہ نکل آئیں اور محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اپنے ربّ کا عرفان رکھنے لگیں۔ اس کی عظمت کو پہچانیں، اس کی خشیت اپنے دِل میں پیدا کریں۔ اور اس سے برکتیں حاصل کریں۔ اور

ساری دُنیا میں شرفِ انسانی

ہو۔ اور خُدا تعالےٰ کی نگاہ میں انسان اس مقصود کو حقیقتاً پا لینے والا ہو جس مقصُود کے حصُول کے لئے اُسے پیدا کیا گیا تھا۔ وہ حقیقی معنی میں اللہ تعالےٰ کا بندہ بن جائے۔ اور ہمیں خُدا توفیق دے کہ ہم ان ذمّہ داریوں کو نباہنے والے ہوں اور دُنیا کی لالچوں اور دُنیا کے آرام اور دُنیا کی عزّتوں کی خاطر خُدا تعالیٰ کو بھُول نہ جائیں۔ ہمیشہ اُسے یاد رکھیں۔ اس کے دروازے کو ہمیشہ کھٹکھٹائیں۔ اور اسی سے ہمیشہ پانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین ؎

(منقُول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریّہ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۸۲ء)

رپورٹ نمبر ۴ بابت ۸ تا ۱۰ اگست ۱۹۸۲ء

گوٹن برگ (سویڈن) میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

پریس کانفرنس اور جماعت احمدیہ سویڈن کی پہلی مجلس مشاورت سے بصیرت افروز خطاب

"الفضل" کے وقائع نگار خصوصی محترم مسعود احمد صاحب دہلوی کی تفصیلی رپورٹ کا ملخص

اوسلو سے گوٹن برگ کے لئے روانگی

ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں آٹھ روز قیام فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع دیگر اہل قافلہ ۸ راگست ۱۹۸۲ء کو موٹر کاروں کے ذریعہ قبل دوپہر سویڈن کے مشہور شہر گوٹن برگ روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے صبح نو بجے سے گیارہ بجے تک مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف فرما ہو کر مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ ناروے، مکرم نور احمد صاحب بولستاد نیشنل پریذیڈنٹ اور بعض دیگر جماعتی عہدیداروں کو اُن کے فرائض کے کماحقہٗ ادائیگی کے سلسلہ میں ہدایات دیں۔ ازاں بعد حضور باہر تشریف لائے۔ جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور دُعا سے فارغ ہونے کے بعد ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر عازم گوٹن برگ ہوئے۔

ہالڈن میں مختصر قیام

روڈ نمبر E G سے جانب گوٹن برگ سفر کرتے ہوئے حضور ۱۲۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر ہالڈن نامی قصبے پہنچے اور مکرم ڈاکٹر محمود عزیز صاحب کی دعوت پر کچھ وقت کے لئے ان کے مکان میں قیام فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس قصبہ میں ایک خوبصورت مکان تعمیر کرایا ہے۔ اور اردگرد باغ بھی لگوایا ہے حضور نے پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد پہلے تو باغ دیکھا پھر باغ میں ہی ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے ہاں دوپہر کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد چار بجے سہ پہر وہاں سے روانہ ہوئے۔ اور جانبِ گوٹن برگ سفر جاری رکھا۔

ہالڈن سے آٹھ میل کے فاصلہ پر سیونڈ سے سُنڈ کے مقام پر حضور سرحد عبور کر کے سویڈن کی حُدود میں داخل ہوئے۔ یہاں مبلغ سویڈن مکرم حامد کریم صاحب، قائد خدام الاحمدیہ مکرم تصبیر الحق صاحب، مبشر احمد صاحب اور مکرم مرزا مسعود احمد صاحب، حضور کے استقبال کی غرض سے گوٹن برگ سے آئے ہوئے تھے۔ حضور ان کی مشایعت میں وہاں سے گوٹن برگ کی طرف روانہ ہوئے۔

گوٹن برگ میں ورود اور استقبال

ہالڈن سے گوٹن برگ تک قریباً ۱۸۰ کلومیٹر کا فاصلہ ساڑھے تین گھنٹے میں طے ہُوا۔ حضور ساڑھے سات بجے سہ پہر کے قریب مسجد ناصر گوٹن برگ پہنچے اور اس سے ملحق احمدیہ مشن ہاؤس میں فروکش ہوئے۔ گوٹن برگ کے احباب جماعت مسجد ناصر کے احاطہ میں مبلغ سویڈن مکرم میر عبد القدیر صاحب کی قیادت میں حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں تھے۔ انہوں نے اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا کہہ کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے جملہ احباب سے مصافحہ کیا۔ احمدی مستورات بھی کثیر تعداد میں آئی ہوئی تھیں اور مشن ہاؤس کے اندر جمع تھیں۔ انہوں نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور صاحبزادیوں کا استقبال کیا۔

حضور مسجد ناصر سے ملحق مشن ہاؤس کے لاؤنج میں احباب کے درمیان تشریف فرما ہُوئے اور ان سے باتیں کیں۔ مکرم میر عبد القدیر صاحب باری باری ہر ایک کا تعارف کراتے جاتے تھے۔ اور حضور ہر ایک سے ان کی خیریت دریافت کرتے اور باتیں کرتے جاتے تھے۔ حضور نے اس موقع پر یوگوسلاوین احمدی بھائی مکرم شعیب موسیٰ صاحب اور ان کے بھائی مکرم سواد صاحب سے معانقہ بھی فرمایا اور ان کی خیریت دریافت کر کے ان کے اور دیگر یوگوسلاوین بھائیوں کے احوال و کوائف دریافت فرمائے۔ نیز مکرم شعیب موسیٰ کی بچیوں عزیزہ عابدہ سلمہا اور عزیزہ منیرہ سلمہا اور اسی طرح مکرم سواد کی بچی عزیزہ امینہ سلمہا کے سروں پر دستِ شفقت پھیر کر ان سے محبت بھرے انداز میں باتیں کیں۔ اور ان کے ساتھ فوٹو بھی کھچوایا۔

کچھ دیر احباب میں بیٹھنے کے بعد حضور مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔ اور پھر سوا نو بجے شام نماز مغرب و عشاء کے لئے تشریف لائے۔ نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ سُورج کب طلوع ہوتا ہے اور نمازِ فجر کتنے بجے ادا کی جاتی ہے۔ نمازِ فجر کا وقت تو سب نے بتا دیا لیکن سورج طلوع ہونے کا وقت کئی احباب نے اندازہ سے بتایا اور اُن کا بتایا ہُوا وقت تھا بھی ایک دُوسرے سے مختلف۔ اس پر حضور نے فرمایا جواب اس وقت ہی دینا چاہیئے جب صحیح علم ہو۔ اندازے سے جواب دینا مناسب نہیں ہوتا۔ صحیح علم نہ ہونے کی صُورت میں بہتر یہی ہے کہ انسان صاف کہہ دے کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ مشرقی قوموں میں یہ بُری عادت ہے کہ اکثر لوگ صحیح علم نہ ہونے کے باوجود محض اندازہ سے ہی بات کر دیتے ہیں۔ اور وہ ہوتی ہے بالکل غلط۔ اس عادت نے بہت نقصان پہنچایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق یہ تھا کہ آپؐ ہر سوال کا یکدم ہی جواب نہیں دیا کرتے تھے۔ بعض سوالوں کا جواب دینے میں توقف فرماتے اور اُس وقت تک جواب نہ دیتے تھے جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اس بارہ میں جواب نہ دیا جاتا۔ حضور نے ڈائری منگوا کر طلوعِ آفتاب کا صحیح وقت معلوم کیا اور پھر صبح کی اذان کا ساڑھے تین بجے اور نمازِ فجر کا چار بجے وقت مقرر فرمایا۔

اس دوران حضور نے صحیح علم نہ ہونے کے باوجود جلدی میں اندازہ سے جواب دینے کے نقصان کا بھی ذکر کیا۔ اور اس ضمن میں صحیح طریق ذہن نشین کرانے کے لئے متعدد بزرگانِ دین اور بالخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے بعض واقعات بیان فرمائے۔ یہ مجلس رات کو خاصی دیر تک جاری رہی جس کے بعد حضور پونے گیارہ بجے کے قریب آرام کے لئے قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

گوٹن برگ میں قیام کی دیگر مصروفیات

۹ راگست ۱۹۸۲ء بروز پیر حضور ایدہ اللہ نے صبح نو بجے مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لا کر ساڑھے دس بجے تک مبلغ انچارج سویڈن مشن مکرم حامد کریم صاحب اور مبلغ سویڈن مکرم میر عبد القدیر صاحب کے ساتھ سویڈن میں تبلیغِ اسلام کی صورتِ حال، جماعت کی تربیت اور مشن کے کوائف سے متعلق تبادلہ خیالات فرمایا۔ اور حالات کا جائزہ لینے کے بعد انہیں ضروری ہدایات دیں۔

پریس کانفرنس سے خطاب

گیارہ بجے حضور نے مشن ہاؤس کے لاؤنج میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس میں گوٹن برگ کے دو مشہور اخبارات "گوٹے بورگ پوسٹن" (GOTEBORGS - POSTEN) اور "آربیتت" (ARBETET) کے نمائندگان اور فوٹو گرافرز آئے ہوئے تھے۔ حضور نے نمائندگانِ پریس کے متعدد سوالوں کے جواب دیئے۔

دَورہ کے مقصد اور اس کی وسعت سے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے حضور نے بتایا دیگر یورپین ممالک کی طرح سویڈن میں بھی ہماری جماعت ہے۔ مَیں یہاں افرادِ جماعت سے ملنے اور تبلیغِ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے یہاں کے حالات کا جائزہ لینے کی غرض سے سویڈن آیا ہوں۔ اسی غرض سے مَیں یورپ کے بعض دُوسرے ممالک میں بھی جاؤں گا۔ نیز موجودہ دَورہ کا بڑا مقصد سپین میں سات سو سال کے طویل وقفہ کے بعد جماعت کی طرف سے حال ہی میں تعمیر کی گئی پہلی مسجد کا افتتاح کرنا بھی ہے جو ۱۰ ستمبر کو ہو رہا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے قیام اور اس کے مقصد سے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کو خدائی حُکم کے ماتحت حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے قائم فرمایا تھا۔ آپؑ نے دعویٰ فرمایا کہ آپؑ وہی مسیح موعود ہیں جس کے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے کی حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ عیسائیوں کے عقیدہ کی رُو سے آخری زمانہ میں خود مسیح علیہ السلام نے دوبارہ دُنیا میں آنا تھا۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسیح ابن مریم کے آخری زمانہ میں دوبارہ آنے کی پیشگوئی فرمائی۔ جہاں تک آخری زمانہ میں مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا تعلق ہے مُسلمان اور عیسائی اس پر متفق ہیں۔ البتہ مُسلمان حضرت مسیح کو صرف ایک نبی مانتے ہیں۔ جبکہ عیسائی کہتے ہیں کہ وہ خدا کے بیٹے تھے۔ مسیحیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ یہودیوں کے ہاتھوں صلیب پر فوت ہونے کے بعد دوبارہ جی اُٹھے۔ اور اسی جسم کے ساتھ آسمان پر چلے گئے۔ عام مُسلمان یہ مانتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کو صلیب دی ہی نہیں گئی۔ اور وہ سیدھے آسمان پر اُٹھا لئے گئے۔ اِس اختلاف کے باوجود مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے مُسلمان اور عیسائی دونوں قائل ہیں۔

جہاں تک جماعتِ احمدیہ کا تعلق ہے وہ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اُترے تھے۔ صحتیاب ہونے کے بعد اُنہوں نے بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی طرف ہجرت کی اور انہیں راہِ راست پر لانے اور اپنا مشن پُورا کرنے کے بعد انہوں نے طبعی موت سے وفات پائی۔ کوئی وفات یافتہ دُنیا میں واپس نہیں آسکتا۔ جب بھی مختلف مذاہب میں

کسی نبی کے واپس آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے اس سے یہی مُراد ہوتی تھی اور ہے کہ ایک اَور خدا کا برگزیدہ انسان اس کا مثیل بن کر دنیا میں آئے گا۔ اور اصلاحِ خلق کا کام سرانجام دے گا۔ لیکن تمام مذاہب کے پیروؤں کو اپنے اپنے زمانہ میں یہ غلطی لگتی رہی کہ وہی نبی جس کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے بنفسِ نفیس خود آئے گا۔ چنانچہ کرشن۔ بُدھ۔ الیاس اور مسیح میں سے آج تک کوئی اِس دنیا میں واپس نہیں لَوٹا۔ اور نہ لوٹ سکتا تھا۔ یہودیوں کے ہاں مسیح کی بعثتِ اُولیٰ سے قبل ایلیا (حضرت الیاس علیہ السلام) کا دوبارہ آسمان سے نازل ہونا ضروری قرار دیا گیا تھا۔ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ ایلیا زندہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا تھا۔ اور وہ مسیح کے مبعوث ہونے سے قبل آسمان سے نازل ہوگا۔ اور اس کے آنے کی راہ ہموار کرے گا۔ چنانچہ یہودیوں نے مسیح علیہ السلام سے یہی مطالبہ کیا کہ اگر تُو وہی مسیح ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے تو ایلیا کہاں ہے؟ مسیح علیہ السلام نے یہی جواب دیا کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا ہی ایلیا ہے چاہو تو یقین کرو۔ اور چاہو تو نہ قبول کرو۔ اس طرح مسیح علیہ السلام نے یہ فیصلہ فرما دیا کہ جس مردِ خدا کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی کی جائے اس سے مراد اس کے مثیل کا آنا ہوتا ہے نہ کہ اس مردِ خدا کا خود دوبارہ دُنیا میں آنا۔ انہی معنوں میں ہم حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو مثیلِ مسیح مانتے ہیں۔ اور اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ آپؑ آسمانی پیشگوئیوں کے بموجب مثیلِ مسیح کی حیثیت سے مبعوث ہوئے ہیں۔ آپؑ صرف مُسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی مبعوث نہیں ہُوئے بلکہ پُوری نوعِ انسانی کی اصلاح کرکے اسے دینِ واحد یعنی اسلام پر متحد کرنا آپؑ کی بعثت کا اصل مقصد ہے۔ اور ہم آپؑ کے پیرو ہونے کی حیثیت میں اس کے لئے مقدور بھر کوشش کر رہے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ آپ اسلام کو کس طرح دُنیا میں غالب کریں گے اور اس بارہ میں آپ کی جماعت کا پروگرام کیا ہے حضور نے فرمایا ہم اس بارہ میں دو طریقے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ ایک طرف ہم مسلمانوں کی اصلاح کرنے اور اُن کی حالت بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور دُوسرے ہم دُنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں اور ہر قوم اور ہر ملک کے لوگوں کو محبت پیار اور خدمت کے ذریعہ اسلام میں داخل کر رہے ہیں۔ بعض علاقوں میں ہمیں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور مُسلسل ہو رہی ہے۔ اور بعض علاقوں میں ہماری ترقی کی رفتار چنداں نمایاں نہیں ہے۔ لیکن خدائی وعدوں کی روشنی میں ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ایک دِن ہم ساری دُنیا کو دینِ واحد پر متحد کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

دیگر مُسلمانوں کے ساتھ عقائد کے اختلاف کے بارہ میں سوالات کا جواب دیتے ہُوئے حضور نے تفصیل سے بتایا کہ بنیادی عقائد میں ہمارا ان سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ایک واضح اور نمایاں فرق یہ ہے کہ دیگر مُسلمان مسیح موعود کی بعثت کے ابھی منتظر ہیں۔ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ آنے والا مسیح آچکا ہے۔ اور اس کے آنے سے ساری دُنیا کو دینِ واحد پر متحد کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے مسیح موعود کے مرتبہ اور مقام کے بارہ میں پائے جانے والے اختلاف کو بھی تفصیل سے واضح کیا اور بتایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اسلام کے متعلق پائی جانے والی تمام غلط فہمیوں کو دُور کرکے اُسے اس کی اصل شکل میں از سرِ نَو پیش کیا ہے۔ اور جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسے ساری دُنیا میں پھیلانے کا انتظام کیا ہے چنانچہ اس وقت سے اسلام کو ساری دُنیا میں پھیلانے کی مہم جاری ہے۔

احمدیوں کی تعداد کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہُوئے حضور نے فرمایا ہماری جماعت ابھی تعداد کے لحاظ سے تھوڑی ہے لیکن اپنے کردار اور کام کے لحاظ سے یہ ایک بہت بڑی اور عظیم جماعت ہے۔ پاکستان میں اس کی تعداد ۳۵ سے چالیس لاکھ کے قریب ہے۔ اور میرے پیش رَو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے اندازہ کے مطابق دُنیا میں احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ گوٹن برگ میں جماعت ۱۷۵ افراد پر مشتمل ہے۔ ان میں مقامی باشندوں کے علاوہ پاکستانی اور یوگوسلاوین باشندے شامل ہیں—!!

یہ پریس کانفرنس ۱۱ بجے قبل دوپہر سے ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی۔

اخبارات میں تذکرہ

گوٹن برگ کے مشہور اخبار "گوٹن برگ پوسٹن" نے اپنی ۱۰ اگست کی اشاعت میں اور ایک اَور نامی اخبار "آربیتت" نے اپنی ۱۱ اگست کی اشاعت میں پریس کانفرنس کی خبریں متعدد فوٹوؤں کے ساتھ بہت نمایاں طور پر شائع کیں۔ اخبار روزنامہ "گوٹن برگ پوسٹن" (GOTE-BORGS POSTEN) نے جسے پُورے سویڈن میں قومی اخبار کی حیثیت حاصل ہے حضور ایدہ اللہ کا ایک بہت نمایاں فوٹو شائع کرکے اس کے نیچے تحریر کیا:—

"احمدی مُسلمانوں کے رُوحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب گوٹن برگ میں مسجد ناصر کے سامنے کھڑے ہیں۔ جہاں سوموار کے روز آپ کے پیروؤں نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر آپ سے ملاقات کی"۔

(فوٹو۔ لئیف او کے مسترومُم)"۔

خبر پر اخبار مذکور نے نہایت جلی عنوان لگایا:—

"خلیفہ نے اپنے پیروؤں سے ملاقات کی"۔

اس نہایت نُمایاں اور جلی عنوان کے تحت اخبار نے لکھا:—

"سوموار کا دن گوٹن برگ میں احمدی مُسلمانوں کے لئے ایک بہت اہم دن تھا۔ کیونکہ اس روز ان کے رُوحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے احبابِ جماعت سے ملاقات کی۔ آپ سفید پگڑی اور شیروانی میں ملبوس تھے۔ آپ نے اپنے پیروؤں سے گلابی رنگ کی خوبصورت مسجد میں جو HÖGSBOHÖJD میں واقع ہے ملاقات کی۔

خلیفہ بننے کے بعد آپ کا یہ پہلا غیر ملکی دورہ ہے۔ "خلیفہ" کا مطلب ہے بانیٔ جماعت احمدیہ کے جانشین۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ اٹھارویں صدی کے اواخر میں ہندوستان میں مبعوث ہوئے۔ خلیفۃ المسیح جو پاکستان سے تشریف لائے ہیں آج کل پُورے یورپ کا دورہ فرما رہے ہیں۔ تاکہ قرآن کریم کی تعلیم کو دُنیا بھر میں پھیلانے کی مہم کو تیز کر سکیں۔ پروگرام کے آخری مرحلہ میں آپ نے سپین میں نو تعمیر شُدہ مسجد کا افتتاح فرمانا ہے یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو سپین (کے شہر قرطبہ کے قریب) سات سو سال سے زائد عرصہ کے بعد تعمیر کی گئی ہے۔

احمدی مُسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود دُنیا میں آچکے ہیں۔ اور وہی جماعتِ احمدیہ کے بانی تھے۔ احمدی مُسلمانوں اور دُوسرے مُسلمانوں میں بُنیادی فرق یہ ہے کہ دُوسرے مسلمان ابھی مسیح موعود کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے بتایا کہ مسیح موعود عین وقت پر دُنیا میں تشریف لائے اور انہوں نے خطرناک عالمی جنگوں سے خبردار کیا (ان میں سے دو نہایت خطرناک عالمی جنگیں لڑی جا چکی ہیں)

خلیفۃ المسیح نے یہ بھی بیان کیا کہ گوٹن برگ میں جماعتِ احمدیہ زیادہ بڑی تعداد میں نہیں ہے مگر پھر بھی ایک سو پچاس افراد پر مشتمل ہے جن میں پاکستانی، سویڈش اور یوگوسلاوین افراد شامل ہیں۔ پُوری دُنیا میں اس جماعت کے دس ملین ممبران ہیں۔ لیکن جماعت کے افراد کی صحیح اور معین تعداد بتانا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ ہر روز نئے افراد اس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں"۔

میزبانی کا شرف

روزنامہ "آربیتت" (ARBETET) نے مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں اگرچہ پریس کانفرنس کی خبر نہایت جلی طور پر اخبار کے صفحہ ۱۶ پر شائع کی۔ لیکن اسے اور زیادہ نمایاں کرنے اور اہمیت دینے کی غرض سے اس کا خلاصہ صفحہ اوّل پر چوکھٹے میں درج کرکے اس کے آخر میں لکھا کہ تفصیلی خبر ص۱۶ پر ملاحظہ کریں۔ چنانچہ صفحہ اوّل پر اس نے جو اطلاع درج کی اس میں لکھا:—

"سویڈن کی واحد مسجد میں خلیفہ کی تشریف آوری"

"گوٹن برگ میں ایک غیر ملکی شخصیت کی تشریف آوری۔ یہ ہیں خلیفۃ المسیح مرزا طاہر احمد"۔ آپ کی میزبانی کا شرف گوٹن برگ اور سویڈن کی واحد مسجد کو حاصل ہوا ہے۔ پگڑی اور شیروانی میں ملبوس آپ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اور اپنی جماعت کے متعلق جو کہ اسلام کا ایک فرقہ ہے بعض باتیں وضاحت سے بیان فرمائیں۔

(تفصیل ص۱۶ پر)

ص۱۶ پر اخبار مذکور نے جو تفصیلی خبر شائع کی اس پر درج ذیل نہایت جلی عنوان لگایا:—

"گوٹن برگ میں خلیفۃ المسیح کی تشریف آوری"۔

اس جلی عنوان کے تحت اخبار مذکور نے لکھا:—

"پرسوں گوٹن برگ میں پاکستان سے خلیفۃ المسیح (حضرت) مرزا طاہر احمد تشریف لائے خلیفۃ المسیح ہونے کی حیثیت میں آپ احمدی مُسلمانوں کے مذہبی رہنما ہیں۔ آپ آج کل سارے یورپ کا دَورہ کر رہے ہیں تاکہ اپنی جماعت کے افراد سے ملاقات فرما سکیں۔

آپ نے مسجد ناصر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا میں اس سال جون میں خلیفہ منتخب ہُوا ہوں اور اس حیثیت میں میرا یہ پہلا غیر ملکی دَورہ ہے۔ بعد ازاں میں سپین جاؤں گا جہاں ہماری جماعت نے ایک مسجد تعمیر کی ہے جس کا افتتاح ستمبر میں ہوگا۔ قبل اس کے کہ مَیں سویڈن سے روانہ ہوں ماموہیں مَیں اپنی جماعت کے ممبران سے بھی ملاقات کروں گا۔ وہاں جماعت کے پچیس افراد رہتے ہیں۔

احمدی مُسلمان اسلام کا ایک فرقہ ہیں اور گوٹن برگ میں ان کی تعداد ۱۵۰ افراد پر مشتمل ہے جن میں اکثریت پاکستانی اور یوگوسلاوین افراد کی ہے"۔

منفرد مسجد

مسجد ناصر سویڈن کی واحد مسجد ہے۔ اس کا افتتاح ۱۹۷۶ء میں ہُوا تھا۔ خلیفۃ المسیح مرزا طاہر احمد صاحب نے احمدی مُسلمانوں کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہمارے اکثر کام تبلیغی نوعیت کے ہیں۔ تاہم ان کے علاوہ ہم ہسپتال اور سکول بھی قائم کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کا آغاز ہندوستان کے چھوٹے سے گاؤں سے اٹھارویں (انیسویں صدی ہونا چاہیئے۔ ناقل) کے اواخر میں ہُوا۔ تمام دُنیا میں ہمارے ممبران کی تعداد دس ملین (ایک کروڑ) سے زائد ہے۔ پاکستان میں احمدیوں کی تعداد

۳٫۵ ملین (۳۵ لاکھ) کے لگ بھگ ہو گی

ایک غلط فہمی

آپ نے اس امر کی وضاحت کی کہ تمام دوسرے مسلمانوں کی طرح ہم بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں آپ نے واضح فرمایا ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔

چوتھے خلیفہ

حضرت مرزا طاہر احمد ترتیب کے لحاظ سے چوتھے خلیفہ ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا گوتھن برگ کا دورہ اپنے ممبران سے ملاقات کی شکل میں سوموار کی رات کو دیر تک جاری رہا۔

(آربیتنت ۱۷ر اگست ۱۹۸۲ء صفحہ ۱۶)

اخبار مذکور نے مندرجہ بالا خبر کے ساتھ حضور کے فوٹو بھی شائع کئے۔ حضور کے بڑے سائز کے ایک فوٹو کے نیچے اس نے یہ عبارت درج کی :-

"یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی مقدس مذہبی کتاب قرآن مجید کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلائیں"۔

یہ بات خلیفۃ المسیح مرزا طاہر احمد نے اپنے دورہ گوتھن برگ کے دوران مسجد ناصر میں بیان فرمائی۔

دوسرے فوٹو میں حضور کو مبلغ سویڈن مکرم حامد کریم صاحب کے ساتھ دکھایا گیا تھا۔ اس فوٹو کے نیچے اخبار نے جو عبارت درج کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے

"سوموار کو گوتھن برگ نے احمدی مسلمانوں کے مذہبی راہنما حضرت مرزا طاہر احمد کی میزبانی کا شرف حاصل کیا۔ آپ فوٹو میں مسجد ناصر کے سامنے حامد کریم کے ساتھ کھڑے ہیں"۔

انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ

پریس کانفرنس کے بعد حضور نے ساڑھے بارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک احباب جماعت کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف بخشا نماز ظہر اور کھانے کے بعد بھی انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ پانچ بجے تک جاری رہا۔ مکرم احمد عودہ صاحب، مکرم محمد سلیم صاحب، مکرم خالد جاوید چیمہ صاحب مکرم ارشد محمود چیمہ صاحب اور مکرم بشارت احمد صاحب باجوہ مع اہلیہ صاحبہ محترمہ حضور سے ملاقات کے لئے سٹاک ہالم سے گوتھن برگ آئے ہوئے تھے اس موقع پر انہوں نے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

مجلسِ ارشاد

پانچ بجے سہ پہر حضور نے مسجد ناصر میں نماز عصر پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور مسجد ناصر ہی میں تشریف فرما ہوئے اور احباب کو بصیرت افروز ارشادات سے نوازا۔ احباب نے حضور سے متعدد علمی اور دینی سوال دریافت کئے۔ حضور نے ان سوالات کے بہت تفصیلی جواب دئے۔

مسئلہ جہاد سے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُو سے جہادِ اکبر جہادِ کبیر اور جہاد بالسیف پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ جہاد کی ان تینوں اقسام پر ایمان رکھتی ہے لیکن جہاد بالسیف بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے جب تک وہ شرائط پوری نہ ہوں جہاد بالسیف فرض نہیں ہوتا۔ جہاد اکبر اور جہاد کبیر ہر صورت اور ہر حال میں جاری رہتا ہے اور اس کا جاری رہنا از بس ضروری ہے جماعت احمدیہ غیر مشروط جہاد بالسیف کی قائل نہیں ہے جو لوگ شرائط کی پابندی کے بغیر قتال کے قائل ہیں وہ مذہب کو مسخ کرنا چاہتے ہیں ان کے اس غلط تصور کو ہم تسلیم نہیں کرتے۔ اسلامی تعلیم کی رُو سے جماعت احمدیہ پوری طرح جہاد کی قائل ہے اور یہی ایک جماعت ہے جو جہاد کی اصل رُوح کے مطابق اس میں پورا پورا حصہ لے رہی ہے اس کے ثبوت میں حضور نے متعدد ایمان افروز واقعات کا تفصیل سے ذکر کیا اور اس امر کو ذہن نشین کرایا کہ جماعت احمدیہ جہاد کی جملہ اقسام پر ایمان رکھتی ہے اور نہ صرف ایمان رکھتی ہے بلکہ ان پر عمل پیرا بھی ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ تقدیر کا اصل مفہوم کیا ہے۔ حضور نے فرمایا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک تقریر "تقدیر الٰہی" کے موضوع پر کتابی شکل میں شائع شدہ ہے وہ احباب جو تقدیر کے مسئلہ کو سمجھنا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ یہ کتاب ضرور پڑھیں اس کے مطالعہ سے تقدیر کا مسئلہ پوری جامعیت کے ساتھ ان کی سمجھ میں آجائے گا۔ اور ان کے ذہن میں کوئی اُلجھن باقی نہیں رہے گی۔

حضور نے اس ضمن میں ایک اُصولی بات یہ بیان فرمائی کہ تقدیر کا ہر وہ تصور جو اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے خلاف ہو وہ لغو ہے اور اسے ہم ماننے کے لئے تیار نہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ موت اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق ہی آتی ہے لیکن اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے ہر مشین جو بنائی جاتی ہے۔ ایک انجنیئر اپنے علم کے رُو سے یہ بتا دیتا ہے کہ بعض عوامل اور شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے مشین کتنے عرصہ تک کارآمد رہے گی اور کب یہ بیکار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا علم سچا اور کامل ہے اور مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات پر بھی حاوی ہے ذمہ داری تو ان پر عائد ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ قویٰ ذرائع اور مواقع سے صحیح یا غلط طور پر استفادہ کریں گے جو واقعات رونما ہو چکے ہیں وہ ماضی کا حصہ بن جاتے ہیں اور ماضی غیر مبدل ہے اور وہ ہمارے علم میں ہوتا ہے مستقبل کا ہمیں کوئی علم نہیں ہوتا۔ ہم نہیں جانتے کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے کہ کیا ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جو علام الغیوب ہے مستقبل بھی ماضی کی طرح ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا لیکن خدا ان کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا ذمہ دار تو وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ آزادیوں سے صحیح فائدہ نہ اُٹھا کر غلط قدم اُٹھائے گا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تصنیف لطیف "تقدیر الٰہی" کے ضمن میں یہ بھی بتایا کہ مرکز میں ایک انٹرنیشنل بک کلب قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہر سال بارہ یا کم از کم چھ کتب شائع کی جائیں گی ان میں حضرت مصلح موعودؓ کی ایسی تصانیف بھی شامل ہیں جن میں آپ نے ہستی باری تعالیٰ، ملائکۃ اللہ، تقدیر وغیرہ مسائل پر بہت سیر حاصل انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ تمام ممالک کے احمدی جو انٹرنیشنل بک کلب کے ممبر بنیں گے یہ کتب حاصل کر کے ان کا مطالعہ کر سکیں گے ہر احمدیہ مشن کے مبلغ انچارج کا یہ فرض ہوگا کہ وہ احمدیوں کو انٹرنیشنل بک کلب کا ممبر بننے کی تحریک کریں اور مطلع کریں کہ ان کتب کے کتنے گاہک مہیا ہو سکیں گے۔ انشاء اللہ اس سکیم کے تحت بہت اعلیٰ پایہ کی کتب پرنٹنگ کے جدید طریقوں کے مطابق طبع کرا کے مہیا کی جائیں گی۔

اسی ضمن میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ تفسیر کبیر کی جن جلدوں میں اسلامی علوم و معارف کا نہایت بیش بہا خزانہ ہے دوبارہ اشاعت ہونی چاہئے۔ حضور نے یہ بھی بتایا کہ انگریزی میں اس کے ترجمہ کا کام شروع ہو گیا ہے۔

ایک دوست نے دریافت کیا کہ جلسہ سالانہ کے لئے سٹیڈیم تعمیر کرانے کا منصوبہ کس مرحلہ میں ہے؟ حضور نے فرمایا سٹیڈیم کے لئے زمین خرید لی گئی ہے اور اس کا سائٹ پلان (SITE PLAN) تیار ہے

آخر میں حضور نے مالی قربانیوں کے ضمن میں جماعت احمدیہ سویڈن کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا سویڈن کی جماعت کو اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گی؟ استعداد کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے سویڈن کی جماعت کو خود کفیل بنا دیا ہے لیکن عملاً وہ خود کفیل نہیں ہے یہ صورت حال قابل افسوس ہے۔

اس ضمن میں حضور نے موصی صاحبان کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے فرمایا وصیت کا نظام اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ ہے اس کی شرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ ہے کوئی خلیفہ اس کو بدل نہیں سکتا ۱/۱۰ کی شرح برابر ہی رہے گی اس لئے جو شخص وصیت کر کے ۱/۱۰ کا وعدہ کرتا ہے اور دیتا اس سے بہت کم وہ موصی نہیں رہتا۔ موصی وہ ہوتا ہے جو اخلاص میں دینداری، تقویٰ و طہارت، اخلاق اور تمام دوسرے معاملات میں صف اوّل میں ہو۔ اسی طرح اس کا مالی قربانی میں بھی صف اوّل میں ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی موصی اس معیار پر پورا نہیں اُترتا اُسے ازراہِ احسان موصیوں کی فہرست سے خارج کر دینا چاہئے اس کے لئے یہی بہتر ہے ورنہ اس کی موت اس حال میں ہو گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدعہدی کا مرتکب ہو رہا ہو گا۔

حضور نے عہدیداران جماعت کو یہ ہدایت فرمائی کہ ایک موصی اپنی جو آمدنی بتاتا ہے چھان بین کئے بغیر اُسے درست مان لیں اور شرح کے مطابق اس آمدنی پر اس سے چندہ لیں لیکن اگر اس امر کا قطعی اور حتمی ثبوت موجود ہو کہ وہ اصل آمدنی سے کم آمدنی بتا رہا ہے تو اسے تسلیم نہ کریں کیونکہ اس کا یہ مطلب ہوگا کہ وہ عملاً جھوٹ کا مرتکب ہو رہا ہے جھوٹ بولنے والا موصی کیسے ہو سکتا ہے اپنے اس فعل سے وہ اپنے آپ کو موصیوں کے زمرہ سے خارج کر لیتا ہے۔

چندہ عام کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اس کی شرح ۱/۱۶ ہے اور اسے خلیفہ وقت بدل سکتا ہے۔ ایسا شخص جو اپنے حالات کی بناء پر پوری شرح کے مطابق چندہ نہیں دے سکتا وہ امیر جماعت کی وساطت سے درخواست ارسال کرے میں اس کے لئے شرح میں تخفیف کی منظوری دے دوں گا۔ اب یہاں کے عہدیداروں نے چندہ دہندگان سے دو ٹوک بات کرنی ہے اوّل یہ کہ وہ شرح کے مطابق چندہ دیں۔ اگر کسی کے لئے چندہ عام کی ادائیگی میں مشکلات ہوں تو وہ درخواست دے کر معافی لے لے تاکہ وہ نادہند شمار نہ ہوں۔

مالی قربانی کی اہمیت اور اس کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا خدا کے راستہ میں مال کا دینا ٹیکس نہیں ہے بلکہ

خدا کی راہ میں مال کا خرچ کرنا تطہیر و تزکیہ کے لئے ضروری ہے۔ انسان جو کما رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی رحمانیت اور رحیمیت کا فضل ہے اس لحاظ سے جو کچھ انسان کماتا ہے وہ سارا کا سارا ہی ہے خدا کا۔ اگر اسے خدا کی راہ میں دینا پڑے تو اس میں بخل سے کام لینا سراسر بے معنی اور حماقت ہے وہ اگر سارا مال یکدم واپس لے لے تو انسان کیا کر سکتا ہے۔ اس کے لئے قطعاً مشکل نہیں اس کے خزانوں کی کوئی انتہا نہیں وہ ضرورت اور اندازہ کے مطابق انسانوں کو دیتا رہتا ہے تیل کے چشمے یہ کس نے دئے ہیں انسان بھول جاتا ہے اور اسے اپنا مال سمجھنے لگتا ہے۔ لاکھوں اور کروڑوں سال سے خدا تعالیٰ اپنی صفت رحمانیت کے تحت ان کا انتظام کر رہا ہے جب انسان کو فکر لاحق ہوئی کہ کوئلہ کے ذخائر ختم ہونے کے بعد انرجی کا حصول کیسے ممکن ہوگا تو خدا تعالیٰ نے انسان کو تیل کے چشمے دریافت کرنے کی توفیق عطا کر دی اور تیل انرجی کا سب سے اہم ذریعہ بن گیا ہے اور ایسے انجن ایجاد ہو گئے جو تیل سے چلنے لگے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے خزانوں کی کوئی انتہا نہیں وہ جب دینے پر آتا ہے تو بے حساب دیتا چلا جاتا ہے ایسے خدا کی راہ میں اس کے دئے ہوئے مال کو خرچ کرنے میں بخل سے کام لینا حماقت نہیں تو اور کیا ہے اور اپنے خدا کو فقیر سمجھنا اس سے بڑی بے وقوفی نہیں ہو سکتی اگر آپ خدا کے جاری کردہ نظام کے تحت قربانیاں کریں گے اور اس کی راہ میں مال پیش کرنے میں بخل سے کام نہیں لیں گے تو خدا تعالیٰ آپ کو نیکیاں بجا لانے کی توفیق دے گا اور برکتوں سے نوازے گا۔ میں ایسے خاندانوں کو جانتا ہوں کہ جب امارت آئی تو خدا کی راہ میں خرچ کرنا انہیں دو بھر لگنے لگا تقویٰ پیچھے رہ گیا اور امارت کا احساس غالب آ گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی اولادیں بگڑ گئیں اور باوجود امارت کے ان کا چین اور سکون غارت ہو گیا ان کی زندگی ان کے لئے اجیرن بن گئی۔ کس کام کی ہے وہ امارت جو سکون اور چین [illegible] اور [illegible] کی وجہ سے زندگی عذاب نظر آنے لگے۔ اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ ہمیشہ کے لئے اجر [illegible] حفاظت والوں کے حق میں اس نے [illegible] دی ہے [illegible] جو اس کے حکم پر چلیں گے تو کوئی آگ [illegible] تعالیٰ [illegible] دقت [illegible] تاکہ انسان جہنم کی آگ سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو سکے [illegible] خدا کے ساتھ [illegible] اپنے آپ کو سیدھا

اور صاف کر دیں یہ بنیادی بات ہے کہ اللہ کو کسی قربانی کی ضرورت نہیں قربانی کرنے والا خود اپنا فائدہ کرتا ہے۔

حضور نے اس امر کی مثالیں دیتے ہوئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کرنے والوں کو اپنے فضلوں سے نوازا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت ڈال فرمایا احمدیت کے نام پر خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے یہ فضل کیا کہ کبھی فاقوں کی نوبت آنے نہیں دے گا بلکہ انہیں اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازے گا تجربہ اس بات پر شاہد ہے۔ اس کے باوجود اگر کسی کے دل میں انشراح پیدا نہیں ہوتا اور وہ بشاشت نہیں دکھاتا تو اسے یہ رعایت دی گئی ہے وہ درخواست پیش کر کے معافی لے سکتا یا چندہ [illegible] میں کمی کرا سکتا ہے لیکن اپنی آمد نہ چھپائے اور جھوٹ نہ بولے جو اس رعایت کے باوجود باز نہیں آئیں گے ہم ان کا یہی علاج کریں گے کہ ان سے کسی قسم کا چندہ نہیں لیں گے۔ یہی ان کی سب سے بڑی سزا ہوگی خدا نہ کرے کہ ایسا وقت آئے۔ میں ابھی ایسا کرنا نہیں چاہتا فی الحال میں سہولت دینا چاہتا ہوں۔

حضور نے اپنے اس خطاب میں جماعتی عہدیداروں کی راہنمائی کے لئے تربیت کے بعض اصول بھی بیان فرمائے۔ حضور نے اسی ضمن میں فرمایا عہدیداروں کو اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے غصے میں نہیں آنا چاہیئے اگر کسی مرحلہ پر عہدہ دار کو غصہ آ گیا تو اس کی اپنی قربانی ضائع ہو گئی اگر وہ خلاف ورزی کرنے والے بھائی کے لئے دکھ محسوس کر کے کوئی اصلاحی قدم اٹھاتا ہے تو اس میں برکت پڑے گی اور وہ مستحق ثواب ٹھہرے گا۔ بعض عہدیدار داروغہ بننے کی کوشش کرتے ہیں یہ درست نہیں اللہ تعالیٰ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ

یعنی تو ان لوگوں پر داروغہ کے طور پر مقرر نہیں ہے پھر حکم دیا

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ

یعنی نصیحت کر تو تو صرف نصیحت کرنے والا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں کی اصلاح کے لئے غایت درجہ کا درد پایا جاتا تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ لوگوں کو راہ راست پر لانے کے غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر لیں گے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ

یعنی یہ کہ شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے اگر کوئی عہدیدار اس راستہ پر چل کر لوگوں کی اصلاح میں اس حد تک کوشاں ہے کہ دوسروں سے اپنی بے عزتی کروا رہا ہے تو وہ خوش قسمت ہے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہے۔ ہر احمدی عہدیدار کو دو زاویے سے خیال رکھنا ہوگا اور وہ [illegible] مقام پر کھڑا ہو کر اسے کام کرنا ہوگا ایسے ملکوں میں جہاں بعض نوجوان اپنے آپ کو آزاد سمجھنے لگے ہیں جو عہدیدار مذکورہ مقام پر کھڑا ہو کر ان کی اصلاح کی کوشش کرے گا وہ کامیاب رہے گا اور بڑے اجر کا مستحق ٹھہرے گا اگر کوئی کسی طرح بھی ٹھیک ہونے کے لئے تیار نہ ہو تو انتظامیہ [illegible] آخری فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کریں۔ جب اصلاح کی کوششیں ناکام ہو کر دکھائی دیں تو ہمت نہ ہاریں اور اصلاح کی کوششیں کرتے رہیں اور اصلاح کے تمام راستوں کو آزمائیں کیونکہ آخری فیصلہ سے قبل اصلاح کے ہر راستہ کو اختیار کرنا اور آزمانا ضروری ہے۔ اگر اس طریق پر عمل کریں گے تو اکثر نوجوان ٹھیک ہو جائیں گے بہت تھوڑے رہ جائیں گے جن کے خلاف قدم اٹھانا ہوگا تربیت کرنا بڑا محنت کا کام ہے اس کے لئے بڑے تحمل اور صبر و استقلال کی ضرورت ہے۔

اسی ضمن میں حضور نے احمدی خواتین کو پردہ کا احترام کرنے کی طرف بہت پُر زور اور پُر درد الفاظ میں توجہ دلائی اور اس ضمن میں مردوں کو بھی ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ حضور نے فرمایا یہ عجیب بیوقوفی کی بات ہے کہ آپ ادنیٰ قدروں کی طرف بھاگ رہے ہیں اور اعلیٰ قدروں سے تہذیب کو چھوڑ رہے ہیں اعلیٰ قدروں سے نہیں شرمانا چاہیئے ان سے تو قوموں کا کردار بنتا ہے۔ یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ آپ کے بچے ضائع ہو رہے ہیں اور آپ خود اپنی اعلیٰ قدروں کو چھوڑ رہے ہیں جب تک آپ اپنے اندر عظمت کردار پیدا نہیں کریں گے آپ سویڈن کو روحانی طور پر فتح نہیں کر سکیں گے اور خدا کی نگاہ میں آپ اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ خدا کے قانون کے خلاف چلنا معمولی بات نہیں ہے جو خدا کے قانون کے خلاف چلے گا وہ نقصان اٹھائے گا جن قوموں نے خدا کے قانون کے خلاف رواداری کی ہے وہ تباہ ہو گئی ہیں کیا آپ اپنے ایمان کی قیمت پر ماڈرن بننا چاہتے ہیں کوشش کریں اپنے گھروں کی حفاظت کریں اپنے بچوں کی حفاظت کریں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اجتماعی بیعت

مجلس ارشاد قریباً آٹھ بجے شام تک جاری رہی جس کے بعد حضور نے احباب کی درخواست پر اجتماعی بیعت لی اور بیعت لینے کے بعد دعا کرائی۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس

۹ بجے شام سے ½۱۰ بجے شام تک حضور نے جماعت احمدیہ سویڈن کی پہلی مجلس شوریٰ کی صدارت فرمائی۔ حضور نے تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم نصیر الحق صاحب نے کی احباب سے خطاب فرماتے ہوئے ہر ملک میں شوریٰ کا نظام جاری کرنے کی ضرورت و اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور شوریٰ کے قواعد و ضوابط اور آداب سے اراکین شوریٰ کو تفصیل سے آگاہ فرمایا۔

بعد ازاں علی الترتیب تربیتی۔ تبلیغی اور مالی امور زیر غور آئے اراکین شوریٰ نے حضور کی اجازت سے باری باری ان امور کے متعلق اپنے مشورے پیش کئے حضور نے ان کے مشورے سننے کے بعد اراکین شوریٰ کے مشورہ سے مکرم احمد عودہ صاحب، مکرم نصیر الحق صاحب مکرم مرزا مسعود احمد صاحب اور مبلغین سویڈن مکرم طاہر کریم صاحب اور مکرم میر عبد القدیر صاحب کی ایک کمیٹی بنائی اور اس کے سپرد یہ کام فرمایا کہ وہ تربیتی اور تبلیغی امور زیادہ احسن اور مؤثر طریق پر سرانجام دینے کے لئے منصوبہ بنائے نیز فرمایا کہ یہ کمیٹی ایک ماہ کے اندر اندر منصوبہ تیار کر کے حضور کی خدمت میں ارسال کرے گی اور منظوری کے بعد جماعت کی مجلس عاملہ اس پر عملدرآمد کی ذمہ دار ہوگی۔ یہ کمیٹی اس امر کا بھی جائزہ لے گی کہ منصوبہ پر عملدرآمد کی رفتار کیا ہے اور اس بارہ میں بھی اپنی رپورٹ پیش کرے گی حضور نے مکرم طاہر کریم صاحب مبلغ انچارج کو کمیٹی کا صدر اور مکرم مرزا مسعود احمد صاحب کو اس کا سیکرٹری مقرر فرمایا۔

عام بحث کے دوران اور اس کے اختتام پر حضور نے اراکین شوریٰ سے خطاب فرما کر انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا اپنے خطاب کے دوران حضور نے علی الخصوص اس امر پر زور دیا کہ تبلیغ کرنا مبلغ کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ اس کی ذمہ داری ہر احمدی پر عائد ہوتی ہے جب تک ہر احمدی مبلغ نہیں بنے گا اور تبلیغ نہیں کرے گا اس وقت تک احمدیت غالب نہیں ہوگی حضور نے فرمایا ایک طریق تبلیغ کا یہ ہے کہ مبلغ مقرر کر دئے جاتے ہیں ان کی مساعی کے نتیجہ میں

دس سال میں ایک یا دو سویڈش اور دو تین یوگوسلاوین احمدی ہو جاتے ہیں اس طرح تو ایک کروڑ سال میں سویڈن احمدی ہو سکے گا اس دنیا کے لئے تو ٹائم سکیل اللہ تعالیٰ نے سات ہزار سال رکھا ہے۔ اس طریق پر ہی اکتفا کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ عدالت غالب ہی نہیں آ سکے گی۔ یہ طریق اللہ کا طریق نہیں ہے اس کے لئے تو ہر احمدی کو [illegible] بننا پڑے گا ہر احمدی یہ عہد کرے گا کہ وہ سال میں ایک احمدی بنائے گا اور تم میں سے ہر ایک اس کے لئے خدا کے سامنے جواب دہ ہو گا اگر یہ روح آپ میں سے ہر ایک میں پیدا ہو جائے تو سویڈن میں احمدیت بہت جلد پھیل جائے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی طریق اختیار کیا آپ نے لوگوں کو صرف مسلمان نہیں بنایا بلکہ ہر ایک کو مبلغ بنایا اور آگے ہر مبلغ دوسروں کو مبلغ بناتا چلا گیا اسی لئے میں یہ کہتا ہوں کہ تبلیغ کی ذمہ داری ہر احمدی پر ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ ڈبل ہونے کی کوشش کرے۔ ہمیں ڈبل ہونے کا عہد اپنے خدا سے کرو اور یہ عہد اپنے خلوص اور عزم کے ساتھ کرو اور اس کے سامنے اپنے آپ کو جواب دہ بناؤ۔ تم یہ عہد کرو خدا ضرور تمہاری مدد کرے گا اللہ پر توکل کرو اور اس سے دعائیں مانگو اور کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھو اگر تم ایسا کرو گے تو خدا ضرور تمہیں اس کی توفیق دے دے گا کہ تم ڈبل ہوتے چلے جاؤ گے اس پُر اثر خطاب کے بعد نو بج کر ۲۰ منٹ پر دو ماہ کی اس طرح جماعت احمدیہ سویڈن کی پہلی مجلس شوریٰ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد بیت ناصر میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھی گئیں نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے جملہ احباب کے ساتھ مل کر مشن ہاؤس کے لاؤنج میں رات کا کھانا تناول فرمایا۔

۱۰ اگست بروز منگل حضور ایدہ اللہ مع اہل قافلہ صبح ساڑھے نو بجے موٹر کاروں میں گوٹن برگ سے براستہ مالمو کوپن ہیگن کے لئے روانہ ہوئے حضور کو الوداع کہنے کے لئے احباب کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔

روانہ ہونے سے قبل حضور مکرم نصیر الحق صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپسی پر حضور نے دعا کرائی اور احباب سے مصافحہ کے بعد ۹½ بجے مالمو روانہ ہو گئے راستے میں کچھ وقت برّوس میں محمود احمد صاحب ورک کے ہاں رُک کر گیارہ بجے مالمو پہنچے اور VATTENTRON ریستوران تشریف لے گئے جہاں احباب جماعت آلمو اور لنڈ جمع تھے۔ سید مسعود احمد صاحب مبلغ ڈنمارک بھی استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے احباب سے مصافحہ اور کھانے کے بعد ڈاکٹر عبد الرؤف صاحب نے ایڈریس پیش کیا اور جماعت کے لئے دعا کی درخواست کی۔

حضور نے تشہد و تعوذ کے بعد سورۃ الحشر کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ: اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہیئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

پھر فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک یاد دہانی کرائی ہے اور وہ یاد دہانی یہ ہے کہ ہر شخص کو اس امر پر نگاہ رکھنی چاہیئے کہ وہ مستقبل کے لئے کیا آگے بھیج رہا ہے مستقبل دو ہیں۔ ایک مستقبل کا تعلق اس جہان سے ہے اس مستقبل میں جس کا تعلق اس جہان سے ہے ہم نئی نسلوں کو بھیج رہے ہوتے ہیں۔ مستقبل ان نئی نسلوں کے ہاتھوں میں ہی ہوتا ہے اور اس مستقبل میں جس کا تعلق اگلے جہان سے ہے ہم اپنے اعمال بھیج رہے ہوتے ہیں سو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک تو ہمیں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ہم اپنی نئی نسلوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ مستقبل میں دین کا علم بلند کرنے والی ہوں دوسرے اس نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہم ایسے اعمال بجا لائیں کہ جو ہمیں اگلے جہان میں سرخرو کرنے والے ہوں ایسے اعمال بجا نہ لائیں جو عاقبت خراب کرنے والے ہوں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں غفلت اور سستی سے بچانے کے لئے خبردار فرمایا ہے کہ اللہ تمہارے اعمال کے مقصد تمہاری نیت اور اس کے اثرات سے پوری طرح باخبر ہے کوئی چیز اس سے چھپی رہ ہی نہیں سکتی مستقبل سنوارنے والے اعمال بجا لانے کا اس نے یہ طریق بتایا ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوں اور اللہ سے ڈرنے والے ہوں۔

حضور نے فرمایا اس سے ظاہر ہے کہ ہمیں خاص طور پر اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے [illegible] کہ ہم کیا اعمال بجا لا [illegible] ہمارا [illegible] ہے اور [illegible] کے

کیا نتائج نکلنے والے ہیں جن ملکوں میں اباحت اور بے راہ روی کا دور دورہ ہے ان میں رہنے والے احمدیوں کو تو خاص طور پر اس امر کا فکر کرنا چاہیئے خدا کی نگاہ سے تو کوئی عمل بھی چھپا ہوا نہیں [illegible] ہے [illegible] اپنی تقدیر خود [illegible] اور [illegible]

امید ہے کہ سویڈن کے احمدی اس کا خاص خیال رکھیں گے۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی۔ اور نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی اور احباب سے مصافحہ کے بعد مالمو کے قریب LIMHAMN سے بذریعہ فیری سمندر پار کر کے DRAGOR میں وارد ہوئے (ڈنمارک) سے کوپن ہیگن پہنچ [illegible]

جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید کا اہتمام!

موسی بنی مائینز

مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید موسی بنی مائینز لکھتے ہیں کہ مرکزی ہدایت کے مطابق مورخہ ۲۳/۹/۸۲ تا ۲۹/۹/۸۲ ہفتہ قرآن مجید منایا گیا اس دوران پانچ اجلاس منعقد کئے گئے جن میں مکرم منور احمد صاحب قائد مجلس۔ مکرم اشرف خان صاحب۔ مکرم منصور خان صاحب۔ مکرم خلیل احمد صاحب۔ مکرم شیخ ہمدم احمد صاحب مکرم مبارک احمد صاحب۔ مکرم شرافت احمد صاحب۔ مکرم مجیب احمد صاحب۔ مکرم شکیل احمد صاحب۔ مکرم شیخ ابراہیم صاحب اور خاکسار نے قرآن مجید سے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر کیں مورخہ ۱۹/۹/۸۲ کو صوبہ بہار کے فوڈ منسٹر جناب راما پرساد سنگھ صاحب اور ان کے ساتھ تشریف لانے والے دیگر لیڈران کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا جسے سب نے بخوشی قبول کیا۔

کیرنگ

مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ مقیم کیرنگ رقمطراز ہیں کہ ہفتہ قرآن مجید (مورخہ ۲۲/۹/۸۲ تا ۲۸/۹/۸۲) کے دوران مسجد احمدیہ گڑھ دوار دار الفضل۔ محمود نگر۔ پتھر ساہی اور دار الصدر میں روزانہ خاکسار کی زیر صدارت جلسے منعقد ہوئے۔ جن میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم عبد المطلب خان صاحب مکرم انیس الحق خان صاحب۔ مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب۔ مکرم نظارت احمد خان صاحب۔ مکرم بہادر خان صاحب۔ مکرم یٰسین خان صاحب۔ مکرم ایجاب الحق خان صاحب مکرم احمد نور خان صاحب۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب۔ مکرم حاتم خان صاحب معلم [illegible] مکرم گلاب الدین خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

کرونا گاپلی

مکرم مولوی سی محمد فاروق صاحب مبلغ سلسلہ کرونا گاپلی اطلاع دیتے ہیں کہ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مورخہ ۲۳/۹/۸۲ تا ۲۹/۹/۸۲ روزانہ بعد نماز مغرب درس قرآن دیا گیا۔ مورخہ ۲/۱۰/۸۲ کو مکرم پی اے محمد کنجو صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار۔ مکرم قاسم صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔

موتی ہاری (بہار)

مکرم سید عارف احمد صاحب سیکرٹری مال و تبلیغ جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۲/۹/۸۲ تا ۲۹/۹/۸۲ ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ روزانہ اجلاس منعقد کئے گئے جن سے مکرم عبد الجبار صاحب مکرم سید زاہد احمد صاحب خاکسار سید عارف احمد مکرم سید شاہد احمد صاحب۔ مکرم سید خالد احمد صاحب مکرم سید عابد احمد صاحب۔ مکرم سید اقبال احمد صاحب اور مکرم سید نشاط احمد صاحب نے خطاب کیا۔

یادگیر

مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر رقمطراز ہیں کہ مقامی حالات کی بناء پر ہفتہ قرآن مجید مورخہ ۱۰ تا ۱۶ اکتوبر کی تاریخوں میں منایا گیا پہلے پانچ اجلاس مسجد احمدیہ میں اور دو اجلاس محلہ گوگی اور محلہ مسلم پورہ میں منعقد کئے گئے۔ اجلاسات کی صدارت کے فرائض مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب۔ مکرم سیٹھ رفعت اللہ صاحب غوری۔ مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے اور خاکسار نے سرانجام دئے اور ان میں قرآن مجید کے مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں مستورات بھی پردہ کی رعایت سے شریک ہوتی رہیں۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی مختلف جگہوں پر اجلاسات کئے۔ غیر احمدی احباب نے بھی اجلاسات سے استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور اس کے احسن نتائج برآمد فرمائے۔

آمین۔

قادیان دار الامان میں
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پانچواں اور اطفال الاحمدیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا روح پرور اور بصیرت افروز پیغام

ہندوستان کی ۱۸ مجالس کے ۲۸ نمائندگان کی شرکت اور مختلف علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام

رپورٹ مرتبہ
مکرم مولوی شکیل احمد صاحب طاہر
نائب منتظم شعبہ رپورٹنگ

الحمد للہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے زیر اہتمام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کا پانچواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت کا چوتھا سہ روزہ کامیاب سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵، ۱۶ اور ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو خالصتہً روحانی و دینی ماحول میں منعقد ہو کر مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات اور تربیتی اجلاسات کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان و نگران اعلیٰ اجتماع نے اجتماع سے کافی عرصہ قبل جملہ انتظامات کو بہتر رنگ میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مندرجہ ذیل خدام پر مشتمل ایک سب کمیٹی برائے اجتماع تشکیل فرمادی تھی۔

مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر صدر کمیٹی
" مولوی بشیر احمد صاحب طاہر سیکرٹری
" محمد اکبر صاحب ایم اے ممبر
" منیر احمد صاحب حافظ آبادی بی اے "
" ادریس احمد صاحب اسلم ایل ایس جی "

سب کمیٹی نے اجتماع سے متعلق جملہ پروگرام مرتب کر کے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منظوری حاصل کی۔

امتحان دینی نصاب خدام و اطفال

حسب سابق امسال بھی ماہ اگست میں ہونے والے امتحانات میں بفضلہ تعالےٰ بہت سے خدام و اطفال نے حصہ لیا ان امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو اجتماع کے آخری روز محترم حضرت بھائی [illegible] الدین صاحب نے اپنے دست مبارک سے انعام مرحمت فرمائے۔

حسن کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی مجالس

سب کمیٹی نے اس سال مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا مختلف جہات سے جائزہ لیتے ہوئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں سفارش کی کہ سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کو اوّل۔ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ مرٹلی بی مائینز کو سوم قرار دیا جائے۔ اسی طرح مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کو اوّل۔ مجلس اطفال الاحمدیہ سورو کو دوم اور مجلس اطفال الاحمدیہ ناصر آباد کو سوم قرار دیا جائے چنانچہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ان سفارشات کو منظور فرماتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کو "فضل عمر ٹرافی" اور مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کو "ناصر ٹرافی" دینے کا فیصلہ فرمایا اسی طرح مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان مسلسل تین سال لگاتار یہ ٹرافی حاصل کر کے اس کی مستقل حقدار بن گئی۔ اسی طرح مورآسنو گر۔ رشی نگر۔ چنتہ کنٹہ بھدرک، اور بھدرواہ کی مجالس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں بھی خصوصی انعامات دینے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ اجتماع کے آخری روز تقسیم انعامات کی تقریب میں یہ انعامات تقسیم کئے گئے۔

بیرونی مجالس کے نمائندگان کی شمولیت

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس سال قادیان کے خدام و اطفال کے علاوہ اٹھارہ مجالس کے چوبیس خدام اور چار مجالس کے چار اطفال بطور نمائندہ اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے قادیان تشریف لائے نیز انصار اللہ کے وہ نمائندگان جو اپنے سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے وہ بھی خدام کے اجتماع میں شریک ہوئے۔

مقام اجتماع

اس سال بھی چونکہ خدام و اطفال کے اجتماع سے پہلے مجلس انصار اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع تھا۔ لہٰذا مکرم چوہدری عبد السلام صاحب و مکرم منشی منظور احمد صاحب مجلس انصار اللہ کی طرف سے اور مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم، مکرم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب اور مکرم محمد عارف صاحب منگلی نے اپنے معاونین کے تعاون سے مورخہ ۱۲ اکتوبر کو ہی مدرسہ احمدیہ کے صحن کو خوبصورت اور دلکش جھنڈیوں اور پردوں سے آراستہ کر کے شاندار مقام اجتماع تیار کیا اور اس کے ساتھ ہی لوائے مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ لہرانے کے لئے ایک خوبصورت پول نصب کر دیا گیا نیز خدام اور اطفال کے بیٹھنے کے لئے دریاں بچھا دی گئیں اور ان کے اطراف میں باہر سے آئے ہوئے نمائندگان اور معززین کے لئے کرسیاں لگوا دی گئیں اسی طرح ایک خوبصورت سٹیج بھی تیار کیا گیا۔ پنڈال میں چاروں طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور اسلامی نعروں اور مسنون دعائیں لکھے ہوئے قطعات لگا دئے گئے مقام اجتماع میں لاؤڈ سپیکر کا بھی بہت اعلیٰ انتظام تھا مکرم یعقوب احمد صاحب جاوید اور مکرم سید محسن علی صاحب نے اپنے معاونین کے ساتھ اس کام کو بخوبی سرانجام دیا۔ پنڈال کو اور زیادہ مزین کرنے کے لئے قمقمے اور سنہری جھالریں بھی آویزاں کر دی گئی تھیں۔ نیز رات کے وقت ٹیوب لائٹیں لگا کر پنڈال کو خوب روشن کر دیا گیا۔ اسی طرح عزیز وسیم احمد صاحب خورشید متعلم مدرسہ احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ کے چند اور بچوں کو ساتھ لے کر کاغذوں پر مختلف عبارتوں کے قطعات کاٹ کر جگہ جگہ ڈبوں پر لگائے ہوئے تھے اور ڈبوں کے اندر بلب لگا دئے گئے تھے جو اجتماع کی رونق کو دوبالا کر رہے تھے۔

افتتاحی اجلاس خدام

مورخہ ۱۵ اکتوبر بروز جمعہ اجتماع کا پروگرام شروع ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد جملہ خدام مقام اجتماع میں آ گئے ٹھیک اڑھائی بجے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائمقام امیر مقامی کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد محترم قائمقام امیر مقامی نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کی رسم ادا کی پرچم کشائی کے بعد ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ بعدہٗ مکرم وحید الدین صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا چونکہ حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ کا کوئی تازہ پیغام موصول نہیں ہو سکا تھا اس لئے مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بطور تبرک حضور انور کا وہ روح پرور پیغام جو حضور انور نے کشمیر کے سالانہ اجتماع پر ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔ اجتماع کے اختتام کے چند گھنٹے کے بعد حضرت امیر المومنین کا تازہ پیغام بھی موصول ہو گیا جو مقامی طور پر سنایا گیا اور دیگر مجالس کو سائیکلو سٹائل کر کے بھجوایا گیا (اس پیغام کا مکمل متن ان شاء اللہ تعالےٰ بدر کی کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا)

اس کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے خاص طور پر نوجوانوں کو اپنے والدین کی فرمانبرداری کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں آپ نے پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا

مجلس اطفال الاحمدیہ کا افتتاحی اجلاس

پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۶ اکتوبر کو بوقت تین بجے سہ پہر مجلس اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کا افتتاحی اجلاس محترم چوہدری عبد القدیر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ و ناظر بیت المال خرچ کی زیر صدارت منعقد ہوا عزیز مبارک احمد کلیم کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا بعدہٗ عزیز مرزا مقبول احمد نے نظم سنائی اس کے بعد مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بطور تبرک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے کشمیر کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ارسال فرمایا تھا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ کی تھی۔ آپ نے اطفال الاحمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ والدین کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی طرف

پڑھا کر توجہ دلائی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تھی آپ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بارہا خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے اجلاسات میں فرمایا کہ یورپ اور امریکہ کے بچوں کا مستقبل اتنا روشن نہیں جتنا کہ جماعت احمدیہ کے بچوں کا مستقبل روشن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہمارے ساتھ ہے رسول عربی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین عملی نمونہ ہمارے سامنے موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت جیسی نعمت ہم میں قائم ہے جو ہمارے لئے دعائیں کرتی رہتی ہے محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ بچوں کو چاہیئے کہ وہ حضور انور کو دعاؤں کے لئے خط لکھتے رہیں۔

اس کے بعد محترم صدر مجلس نے نہایت مختصر مگر جامع رنگ میں فرمایا کہ ... کی خوشی یہی ہے کہ اس کا پیدا کر... اس سے راضی ہو جائے۔ عزیز بچو خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی رہیں بچے قوم کے معمار ہیں۔ محترم صدر صاحب نے بچوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف احسن رنگ میں توجہ دلائی۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کے ساتھ اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کے پروگراموں کا افتتاح فرمایا

مجلس شوریٰ

مورخہ ۱۶ ر اکتوبر کو چار بجے سہ پہر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک کمرہ میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تمام مہتممین، نیز ہندوستان کی مجالس کے جملہ نمائندگان شامل ہوئے مجلس شوریٰ میں مجلس کے کاموں کو مزید بہتر رنگ میں چلانے کے لئے اہم تجاویز پر غور کیا گیا۔

علمی مقابلہ جات خدام و اطفال

خدام و اطفال کے اس سالانہ اجتماع میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے

خدام کے دو گروپ بنائے گئے تھے۔ مقابلہ تقاریر میں معیار اول کے ۱۸ خدام نے اور معیار دوم کے ۱۴ خدام نے حصہ لیا۔ مقابلہ حسن قرأت میں معیار اول و دوم کے ۳۵ خدام نے حصہ لیا اور مقابلہ خوش الحانی میں معیار اول کے ۱۷ خدام نے اور معیار دوم کے ۱۵ خدام نے حصہ لیا اسی طرح فی البدیہہ تقاریر کے مقابلہ میں معیار اول کے چھ خدام اور معیار دوم کے چار خدام نے حصہ لیا۔ پرچہ ذہانت نصف گھنٹہ کا تحریری امتحان لیا گیا جس میں ۸۵ خدام نے حصہ لیا۔ مقابلہ پیغام رسانی میں مجلس قادیان کے تین اور بیرونی نمائندگان کا ایک کل ۴ گروپ شریک ہوئے اسی طرح مقابلہ مشاہدہ معائنہ میں بھی کثیر خدام نے حصہ لیا اور بیت بازی کا دلچسپ مقابلہ بھی ہوا۔ جس میں دس۔ دس خدام کے دو گروپ مشترکہ مقابلہ ہوئے۔

اسی طرح اطفال کے مقابلہ تقاریر میں معیار اول و دوم کے ۲۸ اطفال شریک ہوئے اور مقابلہ حسن قرأت میں معیار اول و دوم کے ۳۴ اطفال شریک ہوئے اور نظم خوانی کے مقابلہ میں معیار اول و دوم کے ۳۲ اطفال نے حصہ لیا۔

یہ تمام علمی مقابلہ جات مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم۔ مکرم منظور احمد صاحب گجراتی مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب مکرم قریشی انعام الحق صاحب مکرم سید وسیم احمد صاحب تماپوری اور مکرم عبدالوکیل صاحب نیاز وغیرہم کی نگرانی میں انجام پائے جبکہ مذکورہ علمی مقابلہ جات میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز، محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب، محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی، محترم قریشی منظور احمد صاحب مؤذ ایم اے، محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف، محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب محترم مولوی عبدالحق صاحب، محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم، محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل۔ محترم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی، محترم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل، محترم ماسٹر محمد الیاس صاحب ایجوکیشنل محترم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل محترم مولوی فیض احمد صاحب، محترم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے آف کلکتہ اور محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی حیدرآباد نے صدارت اور ججز کے فرائض سرانجام دئے فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ورزشی مقابلہ جات خدام و اطفال

ورزشی مقابلہ جات ۱۲ ر اکتوبر سے ہی شروع کر دئے گئے تھے جو اجتماع کے تینوں روز جاری رہے۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر افسر سپورٹس مکرم چوہدری مختار احمد صاحب مکرم رفیق احمد صاحب مالاباری اور مکرم محمد عارف صاحب منگلی نے اپنے معاونین کو ہمراہ لے کر ان مقابلہ جات کو بہتر رنگ میں پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ مجموعی طور پر نٹ بال والی بال۔ رسہ کشی۔ لمبی جمپ۔ لانگ جمپ۔ دوڑیں۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ سلو سائیکل۔ نشانہ غلیل۔ گولہ۔ ڈسکس تھرو کبڈی۔ ویٹ لفٹنگ وغیرہ کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ گراؤنڈ میں دھوپ کی شدت سے بچنے کے لئے شامیانے نصب کئے گئے تھے اور لاؤڈ سپیکر کا اعلیٰ انتظام تھا۔ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب نے بھی ورزشی مقابلہ جات میں خوب تعاون کیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ

نماز تہجد و درس

مورخہ ۱۶ ر اکتوبر کو مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے اور مورخہ ۱۷ ر اکتوبر کو محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے ۱/۲ ۴ بجے مسجد مبارک میں نماز تہجد با جماعت پڑھائی اور ہر دو بزرگان نے بعد نماز فجر جامع رنگ میں درس دیا اور خدام و اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اختتامی اجلاس

ٹھیک تین بجے اجتماع کا اختتامی اجلاس مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ اسلام الدین نے کی بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا اس کے بعد عزیز منیر احمد صاحب تبسم نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔

تقسیم انعامات

اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب صحابی نے کرسی پر تشریف فرما ہو کر مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول دوم۔ سوم پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ یہ تمام انعامات مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی اور مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نے اپنے معاونین کو ہمراہ لے کر خوبصورت رنگین کاغذوں میں پیک کئے تھے۔

اختتامی خطاب

عزیز ناصر علی عثمان سلمہ کی نظم خوانی کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام و اطفال سے اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ الحمد للہ ہمارا پانچواں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ خدا کا شکر ہے کہ تمام علمی و ورزشی مقابلہ جات نہایت حسن اسلوبی کے ساتھ سرانجام پائے محترم صدر صاحب نے آیت کریمہ ایاک نعبد و ایاک نستعین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ علمی نکتہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو استعدادیں دی ہوتی ہیں اس کے مطابق اپنی کوشش خدا کے حضور پیش کرنا ضروری ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا رہے کہ مجھے مزید ترقیات عطا فرما۔ موصوف نے فرمایا کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ترقیات کے وسیع میدان میں ہمیں آگے ہی آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ جو اجتماع ہو اس میں ہمارا قدم اور آگے بڑھ جائے۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے ان تمام ادارہ جات و احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اجتماع کے سلسلہ میں تعاون کیا۔ خصوصاً محترم قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ۔ قائمقام امیر صاحب مقامی۔ افسر صاحب لنگر خانہ۔ محترم جنرل سیکرٹری صاحب لوکل انجمن احمدیہ۔ ہر دو ہیڈ ماسٹر صاحبان۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ و منتظمین اجتماع کا۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے دعا فرمائی اور اس کے ساتھ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تیاری و تقسیم طعام

تینوں روز مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر منتظم تیاری طعام نے اپنے معاونین کے تعاون سے بہت اچھا کھانا تیار کر کے خدام و اطفال کی خدمت میں پیش کیا۔ اسی طرح تینوں روز مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی۔ مکرم محمد اکبر صاحب ایم اے مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے اپنے معاونین کو ہمراہ لے کر اچھے انتظام کے ساتھ کھانا تقسیم کیا۔ ناظمین اطفال نے بھی اس سلسلہ میں تعاون کیا۔

شعبہ نظم و ضبط: مکرم چوہدری منظور احمد صاحب گجراتی۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر۔ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب۔ مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب۔ مکرم وحید الدین صاحب اور مکرم منصور احمد صاحب چیمہ نے اپنے معاونین کے ساتھ مل کر اچھے رنگ میں نظم و ضبط کو قائم رکھا

شعبہ رپورٹنگ: گزشتہ سال کی طرح امسال بھی اجتماع کی تمام کارروائی کی رپورٹنگ کے لئے ایک شعبہ رپورٹنگ قائم کیا گیا تھا اس سال بھی مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم اور خاکسار کے تعاون ... رام سے قارئین کرام کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اس اجتماع کو ہر جہت سے مفید و بابرکت کرے اور اسے نئی بیداری کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

مجلسِ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا سالانہ اجتماع: بقیہ صفحہ اوّل

یہی ہے کہ محبت دُنیا کی ہر چیز پر غالب آتی ہے اور یہ محبت جب انسان میں پیدا ہو جائے تو وہ وجود خدا نما وجود بن جاتا ہے۔ دنیا کے قلوب اسی ہتھیار سے فتح کئے جا سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا جب میں حالیہ دورے میں سپین گیا تو ان لوگوں کے دلوں میں کئی قسم کے توہمات تھے وہ سمجھ رہے تھے کہ ہم شاید دوبارہ کسی قوت کے زور سے یا ہوشیاری سے فتح کرنے کے ارادے سے آئے ہیں۔ اس لئے میں نے اپنے پیغام میں خوب کھول کر واضح کر دیا کہ محبت کے سوا ہمارا اور کوئی پیغام نہیں ایک اخبار نویس نے پوچھا کہ آپ واضح کریں کہ آپ آخر کرنے کیا آئے ہیں تو میں نے اسے جواب دیا کہ تلوار نے جس ملک کو مسلمانوں سے چھینا تھا محبت سے دوبارہ فتح کریں گے۔

حضور نے فرمایا جب سے انسان پیدا ہوا ہے محبت ہمیشہ جیتتی چلی آئی ہے اور نفرت ہمیشہ ہاری ہے اس اصول کو دُنیا کی کوئی طاقت نہیں بدل سکتی۔ یہ بات خدام کو بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ خدامِ احمدیت کو محبانِ احمدیت اور عاشقانِ احمدیت ہونا چاہیئے۔

حضور نے اپنے دورِ خلافت کے پہلے دورہ یورپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ بریڈ فورڈ میں ایک اخباری نمائندے نے کہا کہ آپ دنیا بھر کو محبت کا پیغام دیتے ہیں جن لوگوں نے آپ پر شدید مظالم کئے ہیں ان کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے۔ حضور نے فرمایا میں نے اُسے جواب دیا کہ ایسے لوگوں کے لئے بھی ہمارے دل میں سوائے محبت اور پیار کے اور کوئی جذبہ نہیں۔ اس کو جب میں نے یہ بات تفصیل سے بیان کی تو تردد اور شکوک کے بادل چھٹ گئے اور اس اخبار نویس نے پوری طرح مطمئن ہو کر سوالات پوچھنے شروع کئے محفل کا رنگ ہی بدل گیا اس اخبار نویس کی آنکھوں سے بھی محبت کے آثار ظاہر ہونے لگے۔

حضور نے فرمایا محبت نے لازماً فتح پائی ہے۔ ہم جو نفرتوں کی آندھیوں میں گھرے ہوئے ہیں اور کمزور ہیں اور اس حالت میں ہیں کہ جو قدم بھی اُٹھائیں بغض و نفرت کا موجب بن جاتا ہے جو نیکی بھی کریں فتنہ و فساد سمجھی جاتی ہے اور اسلام کی جو بھی خدمت کریں حسد کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اس ساری صورتِ حال کا علاج بھی محبت ہے میں یہ بات جتنی مرتبہ بھی بیان کروں کم ہے کہ دُنیا میں ہمیشہ محبت نے نفرت پر فتح پائی ہے۔

حضور نے مسجد سپین کی تعمیر اور اس کے افتتاح پر بعض دلوں میں ناراضگی اور نفرت پیدا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حیرت ناک بات ہے کہ نیک کام کے بدلے میں نفرت کیسی؟ نیک کام سے نفرت عقلِ انسانی کے خلاف مظاہرہ ہے اندیشہ ہے کہ ہماری جماعت کے بعض نوجوان کسی وقت تلخ کلامی اور دل آزاری کے جواب میں بے قابو ہو کر تلخی کا کوئی کلمہ منہ سے نہ نکال بیٹھیں۔ میں ان تمام نوجوانوں کو خصوصیت سے یہ کہتا ہوں کہ ہرگز کسی رنگ میں کسی کی دلآزاری نہیں کرنی یہ ہمارے عہدِ بیعت میں شامل ہے کسی کا دِل نہیں دُکھانا۔ خدام کو عجز کا اظہار کرنا چاہیئے سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلّل اختیار کرنا چاہیئے اور معافی مانگنی چاہیئے کہ ہمارا مقصد کسی کی دلآزاری نہیں ہمارے ملک کی فضا خراب نہیں ہونی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا ہم اپنے ملک کی محبت میں سب سے پیش پیش ہیں قطع نظر اس کے کہ وطن ہمارے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہے ہم ہر حال میں ملک کی خاطر قربانیاں دیں گے۔ اس لئے کسی رنگ میں بھی کسی احمدی کو کوئی ایسا اقدام نہیں کرنا چاہیئے کہ وطن کی فضا کسی بھی رنگ میں متاثر ہو۔

حضور نے فرمایا وہ تیر چلاتے ہیں چلانے دو۔ وہ تیر ہماری طرف نہیں ہمارے رب کی طرف ہیں وہ خود ان تیروں کا نگہبان ہوگا ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہمارا فیصلہ آسمانی دربار میں ہے ہم نے اپنا فیصلہ خدا پر چھوڑا ہے کہ وہ خود فیصلہ کرے کہ کون حق پر ہے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ ہم پر کیا گزرتی ہے ہم اپنے رب کے حوالے ہیں۔ ہمارا رب جو نعم المولیٰ و نعم النصیر ہے نہ اس سے بہتر کوئی آستانہ نہ اس سے بہتر کوئی نگران نہ سہارا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اپنی باگ ڈور پکڑا کے کُلّی طور پر بے نیاز ہو جائیں۔

حضور نے فرمایا یہ احمدیت کا پیغام ہے اس کو ہرگز نہ بھلائیں ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سوچیں کہ ہم نے انتقام لینا ہے سوائے خیر کی دُعا کے کوئی کلمہ اپنی قوم کے لئے منہ سے نہیں نکالنا۔ دُوسرے جس حد تک زیادتی کرتے ہیں کرنے دیں ہم نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑا ہے ہم نے ایک لمحہ کے لئے بھی اس دامن کو نہیں چھوڑنا۔

حضور نے فرمایا یہ دامن ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ طائف کی یاد دلاتا ہے۔ جب آپؐ کا پیغام سُن کر لوگوں نے آپ کو پتھر مارے۔ حضور نے گلوگیر آواز میں یہ واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا کہ خون بہنے کی وجہ سے جُوتیاں تر ہو گئی تھیں اور چلا نہیں جاتا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے وقار سے چلتے رہے آخر ایک نخلستان میں دم لینے کے لئے رُکے آسمان سے فرشتہ نازل ہوا ہے کہ آپؐ کہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو عذاب دے دے آپؐ نے شدید زخمی ہونے کے باوجود انکار کیا اور اس قوم کی ہدایت کی دُعا فرمائی اور آخر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی دُعا رنگ لائی اور چند سال کے اندر اندر طائف کی ساری بستی مسلمان ہو گئی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بہانے والوں نے اسلام کی خاطر بڑی قربانیاں دیں حضور نے فرمایا یہ ہیں ہمارے آقاؐ ہم نے انہی کے نقشِ قدم پر چلنا ہے ہم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر سب کچھ برداشت کریں گے ہم ان لوگوں کی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ؎

اے دِل تو نیز خاطرِ اینان نگاہ دار
کآخر کنند دعویٔ حبِّ پیمبرم

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچائی جانے والی جب تکالیف، ایذاء اور دُکھ کی انتہا ہو گئی تو معلوم ہوتا ہے کہ کسی انتہائی دُکھے ہوئے حال میں آپؑ نے یہ شعر کہا ہے کہ یہ سب ظلم اپنی جگہ پر مگر یہ تو خیال کر کے جس آقا کی محبت میں تو سرشار ہے جس کی خاطر تو سب کچھ قربان کئے ہوئے ہے اس آقا کی محبت کے صدقے اے دِل! تو حُسنِ سلوک کر اور رحمت کے سوا اور کوئی جذبہ دِل میں نہ لا۔

حضور نے فرمایا دو قسم کے وعیدارانِ محبت میں سے ایک وہ ہیں جو اپنی دالت میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ کوئی محمدؐ کا نام نہ لے محمدؐ کا نام بلند کرنے کے لئے کوئی شخص دُنیا میں مساجد نہ بنائے محمدؐ کی صداقت کا اعلان کرنے کے لئے کوئی انسان دُنیا میں دیوانوں کی طرح پھر نہ جائے۔ حضور نے فرمایا محبت کے یہ عجیب تقاضے ہیں۔ ہمیں تو ایسی محبت کی کوئی سمجھ نہیں آتی کسی سے محبت ہو تو دشمن سے دشمن انسان بھی اگر اس کی تعریف کرے تو دل اس پر نثار ہو جاتا ہے کوئی شخص ماں سے معافی مانگنا چاہے تو اس کے بچے سے محبت کا اظہار کرتا ہے کیونکہ جانتا ہے کہ ماں کو بچے سے بھی محبت ہے اس لئے اس کا دِل پگھل جائے یہی محبت کرنے والا اپنے پیارے سے کسی دُوسرے کے اظہارِ محبت پر جلتا نہیں۔ ہم تو صرف اسی قسم کی محبت سے آشنا ہیں۔

وہ ہم کو معاف کرنے کو تیار نہیں کہ یہ خدا کی خاطر مسجدیں بنا رہے ہیں ان کے اس غصے کو ہم پیار کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ ناسمجھ اور ناسمجھ ہیں اور دِل میں یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم یہ سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر کر رہے ہیں ہم ان کے لئے دُعائے خیر ہی کریں گے

حضور نے فرمایا لیکن اس محبت کے تقاضے کو پورا کرنا محض جذبات کا کھیل نہیں ہے ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے دُنیا کی کوئی طاقت جُدا نہیں کر سکتی ہم اس مقام پر قائم ہیں لیکن ایک دوسرا مقام ہے وہ ہے ہر قسم کی قربانیوں کے مقام پر تسلسل سے قائم رہنا یہ بہت مشکل مقام ہے۔ اس پر بھی ہم بڑی شان سے کھڑے ہیں مگر اب اس میں کچھ کمزوریاں آ گئی ہیں جن کی طرف یا جن کے تقاضوں کی طرف میں بعد میں متوجہ کروں گا ابھی میں آپ کو محبت کے عملی تقاضوں کے لئے تیار کر رہا ہوں یہ تقاضے نماز کی طرف بلاتے ہیں عبادت کا حق ادا کرنے کو کہتے ہیں تبلیغ اس رنگ میں کرانا چاہتے ہیں کہ اپنا سب کچھ دن رات دین کی طرف اور خدا کی طرف بُلانے میں قُربان کر دیں، ساری زندگی قُربان کر دیں۔ حضور نے فرمایا یہ تقاضے طویل ہیں۔ میں وقتاً فوقتاً سارے تقاضے آپ کے سامنے رکھوں گا یہ جذبات کا کھیل نہیں قربانیوں کی پوری زندگی کا تقاضا ہے۔

حضور نے فرمایا میں اس وقت ذہنی طور پر آپ کو تیار کر رہا ہوں احمدی نوجوان اس غلط فہمی کو دِل سے نکال دیں کہ وقتی جوش یا نعروں سے کام چل جائے گا مستقل اور باشعور قربانیوں کے لائحہ عمل کے ذریعہ زندگیوں میں انقلاب لانے کی ضرورت ہے اس کے بغیر آپ دُنیا میں انقلاب نہیں لا سکتے۔

حضور نے فرمایا میرے لئے دُعا کریں کہ میرے کمزور اور نازک کندھوں پر جو ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے میں اس کو پوری طرح نبھاؤں آپ کے حقوق ادا کروں آپ کے لئے دُعائیں کروں آپ کو زندہ کروں اور آپ کو زندہ کرنے میں اپنی جان پیش کر دوں۔ کیونکہ آپ زندہ ہوں گے تو اسلام زندہ ہوگا۔ اس ولولہ انگیز خطاب کے بعد حضور نے کرسی پر تشریف فرما ہو کر دُعا کرائی اس کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔

افتتاحی اجلاس میں ۵۹۵ مجالس کی نمائندگی ہوئی ۳۰ اطفال اور ۵۷۰ خدام سائیکلوں پر آئے کُل حاضری (خدام و زائرین) سات ہزار سے زائد تھی۔

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر فوری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر [illegible]: میں طاہرہ صدیقہ زوجہ مکرم سید افتخار حسین صاحب قوم سید پیشہ زنی پیشہ طالب علمی عمر تاریخ ولادت ۲۳ر اگست ۱۹۶۵ء تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب (انڈیا) بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۸۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ذیل کی منقولہ جائیداد کی اور جو بھی آئندہ کسی قسم کی جائیداد مجھے حاصل ہوگی یا کوئی آمد ہو دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز بوقت وفات جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور یہ وصیت آج سے ہی نافذ العمل ہوگی اس وقت میرے پاس صرف منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے جو مکرم سید افتخار حسین صاحب کی طرف سے حاصل ہوگی۔

(۱) زنجیر نقرئی ساڑھے چھیانوے گرام قیمتی ایک سو بانوے روپے۔ یہ زنجیری بصورت پازیب جوڑی ہے۔

(۲) ہار طلائی وزنی ۱۲۰۴۵۰ گرام قیمتی اٹھارہ سو تیس روپے

نوٹ:- ہر دو قیمت ایک صراف سے وزن کرا کے لگوائی گئی ہے۔

علاوہ ازیں میرا حق مہر پندرہ ہزار روپے ہے جو ابھی بذمہ خاوند ہے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
مکرم سید افتخار حسین	طاہرہ صدیقہ	(مکرم مولوی) شریف احمد امینی
		ناظر امور عامہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۵۱۱: میں مبارکہ بیگم زوجہ سید حمید الدین احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمشید پور ڈاکخانہ جمشید پور آزاد نگر ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ر فروری ۱۹۸۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی تین تولہ جسکی قیمت اندازاً مبلغ چھ ہزار روپے ہے۔ (۲) سوا بگھہ زمین جو میرے نام ہے واقعہ موضع جمگاؤں ضلع بھاگلپور۔ ڈاکخانہ پوریتی صوبہ بہار جس کی قیمت مبلغ ۷۵۰۰/- پتا ہے (۳) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۶۰۰/- پتا جو ابھی قابل وصول ہے۔ یہ کل رقم مبلغ ۱۵۰۰۰/- پندرہ ہزار بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں اپنی زندگی میں اگر کوئی اور جائیداد بناؤں گی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ جو ترکہ ثابت ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری اس وصیت کو تاریخ وصیت سے نافذ العمل سمجھا جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ڈاکٹر سید حمید الدین احمد خاوند موصیہ	مبارکہ بیگم	سید جاوید احمد انور

وصیت نمبر ۱۳۵۱۷: میں انباری بیگم زوجہ مکرم شان محمد خان صاحب قوم ملکانہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۳ء ساکنساندھن ڈاکخانہ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر مبلغ ایکہزار روپے بذمہ خاوند ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد یا انکم پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شان محمد خان خاوند موصیہ	انباری بیگم	اشتیاق علی احمد آبادی

وصیت نمبر ۱۳۵۲۲: میں مبشرہ طاہرہ شوکت بنت مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل قوم بھٹہ پیشہ تعلیم تاریخ پیدائش ۲۲ر جولائی ۱۹۶۴ء تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ر مئی ۱۹۸۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے منقولہ جائیداد اس طرح ہے۔

(۱) ایک جوڑی بالیاں طلائی وزنی ۵ گرام } قیمت موجودہ ریٹ پر ۱۶۲۵/- روپے
(۲) ایک عدد انگوٹھی طلائی وزنی ۵ گرام }

(۳) ایک گھڑی جس کی قیمت موجودہ ۳۰۰/- روپیہ ہے۔

(۴) ایک چاندی کا سیٹ وزنی ۳۰ گرام موجودہ قیمت ۱۷۵/- روپے۔

(۵) میں نے اپنی رقم جمع کر کے ایکہزار روپے کے یونٹ ٹرسٹ خرید ے ہوئے ہیں۔

(۶) اس کے علاوہ میرے پاس اس وقت مبلغ دو سو پچاس روپے نقد موجود ہیں۔

(۷) مجھے میرے والد صاحب جیب خرچ کے لئے پندرہ روپے ماہوار دیتے ہیں

میں اس جملہ آمد و اشیاء و زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت ۱/۱۰ حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر میری جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ فی الحال میری کوئی آمد نہیں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
چوہدری عبد الرشید نیاز	مبشرہ طاہرہ شوکت	چوہدری بدر الدین عامل والد موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۵۲۵: میں امۃ النعیم زوجہ سیٹھ محمد بشیر احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳۰/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں اگر کوئی جائیداد میری وفات پر ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی منقولہ جائیداد کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے اور اس وقت جو اس کی قیمت ہے اس کو بھی درج کر دیا گیا ہے۔

حق مہر بصورت زیورات طلائی ۱۱۰۰۰/- جو ادا کر دیا گیا جس کی تفصیل یہ ہے انگوٹھی ۱/۲ تولہ انگوٹھی ۱ تولہ نیکلس ۳ تولہ چوڑیاں ۴ تولہ جس کی موجودہ قیمت ۱۳۵۰۰/- روپے بنتی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اس کے بعد اگر کوئی میں جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ میرے شوہر مجھے ۱۰۰/- روپیہ جیب خرچ کے طور پر دیتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری اس وصیت کو ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کیا جائے

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
حمید الدین شمس	امۃ النعیم	محمد اسمٰعیل

وصیت نمبر ۱۳۵۲۶: میں فریدہ سلطانہ بنت مکرم مولوی سراج الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علمی عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زنجیر طلائی ایک عدد	۱/۲ تولہ	کل وزن ۱ ۱/۴ تولہ	
انگوٹھی طلائی ۲ عدد	۱/۴ تولہ	۹ کیرٹ سونا والا	۱۲۲۵/-
ٹالپس طلائی ۱ عدد	۱/۲ تولہ	بحساب ۱۰۰۰/- روپے فی تولہ	

اس کے علاوہ مجھے اس وقت مبلغ ۱۵/- روپے والد کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت

ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سراج الحق	زبیدہ سلطانہ	ممتاز احمد ہاشمی

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۴۵۲۷: میں منیرہ سلطانہ بنت مکرم مولوی سراج الحق صاحب قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

نکلس طلائی	۱ عدد	وزنی چھ تولہ	
زنجیر طلائی	۱ عدد	۹ کیرٹ ثانکہ والا بحساب	۶۰۰۰/-
ائیررنگ	۲ عدد	۱۰۰۰/- روپے فی تولہ	
ٹاپس	۳ عدد		
انگوٹھیاں	۳ عدد		
۱۸ کیرٹ		۹ کیرٹ سے زیادہ پوزیشن سے اضافہ کیا گیا	۳۰۰۰/-
		چاندی اندازاً ۳ تولہ قیمت	۶۰/-
		میزان	۹۰۶۰/-

اس کے علاوہ مجھے مبلغ پندرہ روپے والد کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سراج الحق	منیرہ سلطانہ	ممتاز احمد ہاشمی

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۴۵۲۸: میں آصفہ سلطانہ بنت مکرم مولوی سراج الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

زنجیر طلائی	ایک عدد	۱/۲ تولہ	کل وزن ۳/۴ ۴ تولہ	
ٹاپس	ایک عدد	۱/۴ ۱ تولہ	۹ کیرٹ ثانکہ والا بحساب	۷۵۰۔۔
ائیررنگ	ایک عدد	۱/۴ ۱ تولہ	۱۰۰۰/- روپے تولہ	
چاندی		۶ تولہ	بحساب ۲۰ روپے تولہ	۱۲۰۔۔
			میزان	۸۷۰۔۔

اس کے علاوہ مجھے اس وقت پندرہ روپے والد کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سراج الحق	آصفہ سلطانہ	ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۴۵۲۹: میں محمودہ بیگم زوجہ محمد عبداللہ صاحب بی۔ایس۔سی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد۔ ضلع حیدرآباد۔ صوبہ آندھرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

ایک عدد مکان ترپ بازار اورڈگلی میں واقع ہے	۲۵۰۰۰/-	جو کہ حق مہر مبلغ سات ہزار کے بدلے میں ملا
دستی گھڑی قیمتی	۱۲۵۰/-	
ایک انگوٹھی	۲۰۰/-	
چار چوڑیاں طلائی وزنی ۴ تولہ		
ایک نکلس طلائی وزنی ۳ تولہ	۱/۲ ۸ تولہ	
تین جوڑے ٹاپس طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ	بحساب ۱۶۲۸ فی تولہ	۱۳۸۵۰/-
میزان	۴۰۳۰۰/-	

مجھے دس روپے ماہوار جیب خرچ اپنے خاوند کی طرف سے ملتے ہیں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے گی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد عبداللہ بی۔ایس۔سی	محمودہ بیگم	حمید الدین شمس فاضل

گمشدہ رسید بک

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ پینگاڈی کی ایک عدد انگریزی رسید بک نمبر ۳۹۹ مکرم سیکرٹری صاحب مال سے بس کے سفر میں گم ہوگئی ہے لہذا کوئی دوست اس گمشدہ رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کریں۔ یہ رسید بک نظارت ہذا کی طرف سے کینسل کی جاچکی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

روحانی احتساب

وصیت کی شرائط سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت احمدیہ کے افراد کو بلند معیار ایمان پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ حصہ آمد و حصہ جائیداد کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہر موصی کے لئے واجب ہے کہ وہ

"متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو"۔

تمام متقی اور مخلص احمدی اشاعت اسلام کیلئے اپنی آمد و جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ سے لے کر ۱/۳ تک وصیت کریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کے نظام کو مومن و منافق کے درمیان مابہ الامتیاز قرار دیا ہے اور تقویٰ و پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ مسلسل مالی قربانی کے لئے نظام وصیت مقرر فرمایا ہے۔ اس پر عمل پیرا ہونا ہر احمدی کا فرض ہے اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اس مقصد عظیم کو حاصل کر سکتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔ "یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں۔ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں سو ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ اس نئے نظام کے بعد نئے سرے عہد کرکے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے مگر چاہیئے کہ اس میں لاف و گزاف نہ ہو"۔

پس احباب جماعت کو وصیت کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے آمین۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ - ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا بروز

۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا

(فتح اسلام ص۹ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بون مل

نمبر ۱۸-۲-۵۰
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

"تحریک جدید کے مجاہدین نصرت الٰہی کے ستون ہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربڑ پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" - تار کا پتہ

23-7722
23-1652
ٹیلیفون نمبر

موٹر پارٹس کے اولڈ ڈیلرز

... ... پارٹس ... کلکتہ

... مرسڈیز ... منظور شدہ ...

... ایمبسڈر ، پیڈفورڈ ، ٹریکٹر

SKF بال اور رولر بیرنگ کے ... ہیں!!

... اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑہ - جنس اور ... سے تیار کردہ

بہترین - معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ

... بیگ - ہینڈ بیگ ...

ہینڈ بیگ - ... پرس - ... پورٹ فولیو

اور بیلٹ کے

مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RABBI BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA,

BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک اسٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۴۷۱۷

ارشادِ نبوی

اِعْلَمُوْا اَنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَعْمَالِکُمُ الصَّلوٰۃُ (سُنن ابن ماجہ)

ترجمہ:- یاد رکھو کہ تمہارے کاموں میں سے بہتر کام نماز ہے۔

محتاجِ دُعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔" (مسند احمد بن حنبل)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"نماز کا مغز اور رُوح وہ دُعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵۷)

پیشکش:- محمد امان اختر بنیاز سلطانہ پارٹنرز

۳۲- سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

صلاین موٹرس

ABCOY LEATHER ARTS

34/3, 3RD. MAIN ROAD.
KASTURBANAGAR, BANGALORE, 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - یاری پورہ - کشمیر

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶　　　ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون مینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ -!!

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲ (آندھرا)

حیدرآباد میں　　　فون نمبر ۲۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دِہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے